

سیرۃ ناطقہ

معنی مشاہیر نسواں

جس میں اسلامی دور کی ممتاز اور مشہور عورتوں کے

علمی مذہبی اور اخلاقی کارنامے مستند کتابوں سے لیکر

بیان ہوئے ہیں۔ یہ سبق آموز تذکرے اصلاحِ معیشت و

معاشرت کا بہت کچھ قیمتی مواد اپنے اندر رکھتے ہیں۔

مسلمانوں کی قومی نسوانی زندگی کے لئے

ایک اطمینان دہندہ ضروری ہے۔

از
مولانا مقصود احمد صاحب بھوپالی

منبر صدیق بکڈ پوائنٹ آبا دیاں کھنویں شائع کیا

دُیَاہ

اسلامی دنیا کے استحکام اور بقا میں جہان اور حالات وابستہ ہیں۔ وہاں مذہبی بنیاد بھی اس لوہان غالب شان کو مضبوط بنائے ہوئے ہیں۔ سچ ہے کہ دنیا میں مذہب ہی ایک ایسی چیز ہے جو ایک طرف تو تمدن، اشیائے تنگی، اور تہذیب کی رونق ہے اور دوسری طرف روحانیت کی ایسی دلپند آورد لکش تعلیم دے رہا ہے کہ جس سے تہذیب حاضرہ کی بے اعتدالیوں کا کافی۔ سد باب ہو جائے۔ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے لٹریچر کی عام رفتار میں۔ مذہبی کتابیں بھی ضرور نظر آتی ہیں۔ اور ہر سال ان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے والوں کی تعداد خود کتنی ہی کم کیونکہ ہوتا ہم احساس عام ضرور ہے اور اسلامی لٹریچر کی کثرت ایک نہ مستغنی المزاج لوگوں کی نگاہوں کو اپنی طرف کھینچ لے گی۔

جو کتاب اس وقت پیش کی جاتی ہے گو وہ صفحات کے لحاظ سے ضخیم نہ ہو لیکن اپنی جامعیت کے لحاظ سے ضرور اہمیت رکھتی ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ قدر دانوں میں قدر کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

اس موضوع پر دو ایک کتابیں جدیدہ اشپورع ہیں لیکن ان میں رطب و یابس، مفروضات موضوعات کا نظریہ ذخیرہ اس قدر موجود ہے جس نے اصل واقعات میں بھی شک و شبہ کے خیالات پیدا کر دیے ہیں۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایک چھوٹی سی کتاب (ہینڈ بک) اصل واقعات پر روشنی ڈالے اور جس میں روایت وراثت کا کافی لحاظ رکھا گیا ہو۔

مسلمان خواتین کے لیے یہ کتاب بہت مفید ہے اور اس قسم کی مذہبی کتابوں کی ان کے لیے بہت ضرورت ہے۔ اور ان کے مطالعہ کی میز پر اس قسم کی کتابیں لازمی ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ مسلم خواتین اس کتاب سے کہ جس میں ہمد رسالت کی صنف نازک کی مبارک
 بیش بہا ہندو کی کارنامے۔ اخلاق و اخلاص، خود داری، استبازی، صداقت گوئی۔ حق پرستی،
 حیرت انگیز جرأت، شجاعت، دلیری، تمدن، معاشرت، خانہ داری کی اہم ذمہ داریاں،
 محنت و جانفشانی، عدل و انصاف، ایثار و نفس، خدا ترسی، شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری،
 شوہر سے محبت۔ اولاد کی تعلیم و تربیت، ادب و تعظیم، تکریم، شاعرانہ تخیلات، غرض کہ ہر قسم
 کے سبق آموز حالات مستند روایات مختلف تواریخ معتبرہ سے اخذ کر کے درج کئے گئے ہیں۔
 استفادہ حاصل کر کے دعائے خیر سے یاد کریں گی۔ وَمَا لَوْ فِیْہِیْ لَآلِہٖ

بھوپال۔ ۵ فروری ۱۹۲۵ء

خاکسار
 مقصود احمد

حضرت زینب رضی

نام { جناب سول خدا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی کا نام زینبؓ ہے جو ماہ آبی میں شہید ہوئیں، اُن کی نسبت حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ اپنے فرمایا دودھ میری سب سے اچھی لڑکی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی، اُن کی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالمطلب بن قحطی بن جہنوں نے سب سے پہلے تصدیق رسالت کی اور جب تک فضائل و مناقب اسقدر ہیں کہ اُمت مسلمہ میں اُنکا وہی مرتبہ ہے جو اُمت ماضیہ میں حضرت مریمؑ کا، الزمرا کا قول ہے کہ سب صاحبزادیوں میں یہ بڑی صاحبزادی تھیں اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور وہ لوگ اختلاف کرتے ہیں وہ صحیح نہیں اور نہ قابل توجہ ہے، اب اگر اختلاف ہے تو اس میں کہ اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اولاد حضرت زینبؓ پیدا ہوئیں یا حضرت قاسمؓ، علمائے نسب کے ایک گروہ کا قول ہے کہ اول حضرت قاسمؓ پیدا ہوئے اُن کے بعد حضرت زینبؓ، اب دوسری گہی کہتے ہیں کہ پہلے زینبؓ پیدا ہوئیں پھر قاسمؓ، بہر حال سب صاحبزادیوں میں حضرت زینبؓ سب سے بڑی ہیں۔

ولادت { جنّت سے دس سال قبل پیدا ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تین سال کی تھی حضرت زینبؓ کے حالات طفولیت کا کتب تواریخ میں کہیں پتہ نہیں چلتا اس لئے اُن کا حال نہ شادی سے قبل نہ کیا جاتا ہے۔

نکاح { آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ کی شادی کسی میں قبل نبوت اُن کے حقیقی خالہ زاد بھائی ابوالعاص (ملقب بلقیط) بن بضع بن عبدالمطلب بن عبدالمطلب بن مناف کے ساتھ ہوئی جو حضرت خدیجہؓ کی حقیقی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے تھے۔ حضرت زینبؓ کے جہیز میں منجملہ دیگر سامان کے ایک عقیق مینی کا بار تھا جو حضرت خدیجہؓ نے دیا تھا چونکہ عقیق مینی کا بار ایک خاص ہم واقعہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے آگے کے بیان

(عام حالات) میں درج کیا جائے گا۔

اسلام

عام حالات

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت پر فائز ہوئے تو حضرت زینب بھی اسلام لے آئیں، اور اپنے شوہر ابوالعاص کے اسلام لانے سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

چونکہ ابوالعاص شرک میں مبتلا تھے جو جب احکام اسلامیہ و وحی میں تفریق کی ضرورت تھی مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ میں مغلوب تھے اور کوئی اسلامی قوت موجود نہیں تھی، کفار کی ایذا رسانی کا بازار گرم تھا، اشاعت اسلام کا کام ابتدائی حالت میں تھا غرض کہ یہ ایک پُر آشوب زمانہ تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحتاً زوجین میں تفریق نہیں فرمائی تھی۔

اشاعت اسلام کے ساتھ کفار کی زبردست مخالفت بھی روز بروز بڑھتی جاتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کا کوئی طریقہ ایسا نہ تھا جو انھوں نے اختیار نہ کیا ہو، منجملہ اور ایذا رسانی کے ایک طریقہ یہ بھی اختیار کیا کہ قریش کے چند لوگوں نے ابوالعاص کو مجبور کیا کہ وہ حضرت زینب کو طلاق دیدیں اور بجائے ان کے قریش کی کسی لڑکی سے عقد کر لیں لیکن انھوں نے انکار کر دیا یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قربت کو اچھا خیال فرماتے اور زوجین کے باہمی تعلقات ارتباط اور شریعتانہ طرز عمل کی اکثر تعریف فرماتے تھے۔

حضرت زینب کی محبت و ایثار کا ایک خاص واقعہ یہ ہے کہ نبوت کے تیرہویں سال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو حضرت زینب اپنی خسرال میں بھٹیں اور ابوالعاص مشرکین کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے، عبداللہ بن خیر بن بعلان نے زمرہ اسارے میں ابوالعاص کو بھی گرفتار کیا۔ اس گرفتاری کی جزا اہل مکہ کو پہنچی تو اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ بھیجا، حضرت زینب بھی اپنے دیوار عمر بن ربیع کو بمبئی ہار (جو ان کی والدہ خدیجہ نے بوقت جہیز دیا تھا) دیکر روانہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ ہار پیش کیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر مغوم و محزون ہوئے اور رقت طاری ہو گئی، حضرت خدیجہ کی یاد تازہ ہو گئی رحم کیا پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اگر تم لوگ مناسب خیال کرو تو زینب کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کا بار بھی دہس کر دو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ سب و چشم تعمیل حکم کے لیے تیار ہیں۔

دہرا کر دیئے گئے اور وہ ہا رہی واپس کر دیا گیا۔

لیکن چونکہ سب قیدی فدیہ پر چھوڑے گئے تھے اور یہ اخلاق و انصاف اور شانِ نبوت کے خلاف
ہوتا کہ ابوالعاص بغیر کسی فدیہ کے رہا کیے جاتے ایسے ابوالعاص کا فدیہ صرف یہ قرار دیا گیا کہ وہ مگر بچوکر
حضرت زینبؓ کو دینہ بھیج دیں۔

حضرت زینبؓ کے لانے کے لئے ابوالعاص کے ہمراہ حضرت زید بن حارثہ کو روانہ کیا اور ہدایت
کی کہ تم بطن یا نج میں پھیرے رہنا جب زینبؓ وہاں آجائیں تو ان کو اپنے ہمراہ لیکر مدینہ چلے آنا۔
چنانچہ ابوالعاص نے مکہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ مدینہ جانے کی
اجازت دی حضرت زینبؓ جب سامان سفر کی تیاری میں مشغول تھیں تو ہند بنت عتبہ ان کے
پاس آئیں اور کہا یا بنتِ محمد صلعم کیا تم اپنے باپ کے پاس جا رہی ہو، حضرت زینبؓ نے کہا قحطال
تو ایسا ارادہ نہیں ہے آگے جو خدا کو منظور ہو، ہند نے کہا بہن اس پوشیدگی کی کیا ضرورت ہو اگر
تم واقعی جا رہی ہو تو کچھ زاد راہ یا اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو بے تکلف کہہ دو میں خدمت کرنے کیلئے
حاضر ہوں، ہندہ کی اس ہمدردی و غمخواری سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک طبقہ انصوان میں
عداوت و دشمنی کا وہ زہر ملا اثر نہیں پھیلا تھا جو مردوں میں سرایت کر چکا تھا حضرت زینبؓ فرماتی
ہیں کہ ہند جو کچھ کہہ رہی تھیں وہ سچے دل سے کہہ رہی تھیں اگر مجھے کسی چیز کی فی الواقع ضرورت ہوتی
تو وہ غالباً ضرور پورا کرتیں لیکن وقت کی مصلحت سے انکار کر دیا۔

غرض جب سامان سفر سے فارغ ہو گئیں تو اپنے دیور کنانہ ابن ربیع کے ساتھ اونٹ پر سوار ہو کر
روانہ ہوئیں۔ چونکہ کفار کا غلبہ تھا اور ان کے تعرض کا خوف تھا اس لئے ان کے دیور کنانہ ابن
ربیع نے اپنے ساتھ ترکشاں و رکمان وغیرہ بھی رکھ لیا جب وہ لوگ روانہ ہوئے تو قریش میں
کھلبلی پھیل گئی۔ اور ان کی گرفتاری کی فکر ہوئی چنانچہ قریش کی ایک جماعت ان کے بحس
میں نکلی۔ اور مقام ذی طوی میں ان دونوں کو گھیر لیا اس جماعت میں ہبار بن اسود (جو حضرت خدیجہ
کے چچا زاد بھائی کے لڑکے تھے اور اس شے سے حضرت زینبؓ کے مامون ہوئے) اور ایک دوسرا
شخص بھی تھا دونوں میں سے کسی ایک نے حضرت زینبؓ پر حملہ کیا وہ اونٹ سے زمین پر گر پڑیں

وہ حاملہ تھیں ان کا حمل ساقط ہو گیا چوتھی زیادہ آئی (ہیار بن اسود کی اس بجا حرکت پر فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قتل کی عام اجازت دیدی تھی لیکن انھوں نے اپنی انصاف پرستی کی معافی چاہی اور شرف بہ اسلام ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا) اس پر کنانہ نے ترکش سے تیر نکالے اور کہا جو کوئی اب میرے نزدیک آئے گا وہ ان تیروں کا نشانہ بنے گا۔ کچھ لوگ منتشر ہو گئے اور ابوسفیان سر داران قریش کے ساتھ آگے بڑھ کر آیا اور کہا دو تم اپنے تیروں کو تھوڑی دیر روکے رہو کہ ہم تم سے کچھ باتیں کر لیں، کنانہ نے اپنے تیر ترکش میں رکھ لئے اور ان سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو جو کچھ کنا ہو جلد کہو، ابوسفیان نے کہا دو محمدؐ کے ہاتھوں جو مصیبتیں اور تکلیفیں شہادت رسوائی، اور ذلت ہم لوگوں کو پہنچی ہے اس سے تم بے خبر بنی ہو۔ اب اگر تم محمدؐ کی بیٹی کو علانیہ ہمارے ساتھ سے لے جاؤ گے تو لوگ ہماری کمزوری، اور نزدیکی پر غم جو کر سکتے اور ہمارے ضعف و ادبار کا پیش خم یہ خیال کر سکتے ہو کہ ہمیں محمدؐ کی بیٹی کو روکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن قصہ یہ ہے کہ اس وقت تم لوٹ چلو جب ہنگامہ فرو ہو جائے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ محمدؐ کی بیٹی کو واپس کر لائے تو تم چوری چھپے دوسرے وقت ان کو لیجانا، کنانہ نے اس بات کو منظور کیا اور وہ واپس آ گئے جب یہ واقعہ عام طور سے مشہور ہو گیا تو ایک روز غنی طریقہ سے ان کو لیکر روانہ ہو گئے۔ یطین یا حج میں زید بن حارث انتظار کر رہے تھے ان کے سپرد کر دیا وہ حضرت زینب کو لیکر مدینہ پہنچ گئے۔

ابوالعاص کو حضرت زینب سے بہت محبت تھی زن و شوئی کے باہمی تعلقات اتحاد و ارتباط خوشگوار تھے چنانچہ حضرت زینب جب مدینہ تشریف لے گئیں تو ابوالعاص غم و غم رہنے لگے ایک مرتبہ شام کے سفر میں حضرت زینب بہت یاد آئیں تو انھوں نے یہ شعر پڑھ لیا

جبکہ میں موضع ارم سے گذرا تو زینب کو یاد کیا اور زینب یاد آئیں تو میں بھیسا خنجرہ و عادی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو شاد رکھے جو حرم میں سکونت پذیر ہو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو خدائے تعالیٰ جزائے خیر دے۔

ذکرت زینب لما درکت ارم ما
فقلت سقیا الشخص سکن الحرام ما
بنت الامین جزاها اللہ صالحة

وکل سبیل سیئنی ما لذی علیہ

اور شوہر اسی بات کی توفیق کرتا ہے جو حکم خود بخود ملتا ہے
جو مکہ ابوالعاص تجارتی تجربہ اور امانت داری کے لحاظ سے بہت مشہور تھے اس لیے اہل قریش
اپنا تجارتی مال اُن کے ہاتھ فروخت کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ حمادی الاول ۳۳ھ میں ابوالعاص
قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے جب یہاں سے واپس ہونے لگے تو
آنحضرت صلعم نے زید بن حارثہ کو مع ایک تیرہ سواری کے تعاقب میں روانہ کیا۔ مقام عیص میں دونوں
قافلہ ملاقی ہوئے۔ سواران اسلام نے مشرکین کو گرفتار کیا اور جو کچھ مال متعلق تھا سب پر قبضہ کر لیا۔
لیکن ابوالعاص سے کوئی مزاحمت نہ کی ابوالعاص نے جب قافلہ کا یہ حشر دیکھا تو فوراً مدینہ پہنچ کر
حضرت زینب سے پناہ طلب کی چنانچہ حضرت زینب نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ اس وقت آنحضرت صلعم
نماز فجر میں مشغول تھے حضرت زینب نے باوازلہ کہا اے نبیؐ! قتال کجاست ابوالعاص یعنی میں نے
ابوالعاص کو اپنی پناہ میں لے لیا۔ جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے لوگوں! تم نے کچھ
منا سبے عرض کیا جی ہاں سنا اپنے فرمایا مجھے اس سے قبل اس واقعہ کی کچھ اطلاع نہ تھی۔ کیا
عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کے کمزور آدمی دشمنوں کو پناہ دیتے ہیں۔

جب آنحضرت صلعم اپنے گھر تشریف لائے تو حضرت زینب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور عرض کیا کہ ابوالعاص کا جو کچھ مال متعلقہ لیا گیا ہے وہ واپس کر دیا جائے چنانچہ آنحضرت صلعم
نے اہل سریر سے کہا بھیجا کہ تم میرے اور ابوالعاص کے رشتہ سے واقف ہو اگر تم اس کے ساتھ احسان کر کے
اور اس کا مال و متاع واپس کر دو گے تو میری خوشی کا باعث ہو گا۔ ورنہ تمہیں اختیار ہے سب سے
کہا ہم کل چیزیں آپ کو ٹھیکے لے حاضر ہیں۔ چنانچہ سب چیزیں واپس کر دی گئیں۔ ادھر تو یہ حکم
اہل سریر کو بھیجا اور ادھر اپنی بیٹی زینب سے یہ فرمایا کہ تم ابوالعاص کی خاطر مدارات اور اعزاز و احترام
میں کوئی کمی نہ کرنا۔ لیکن جب تک وہ مشرک رہیں اُن کی قرابت سے احتراز کرنا کیونکہ اسلام و کفر
دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

اس روایت سے عدم تفریق زوجین کی پہلی روایت کی تردید ہوتی ہے لیکن اب اسلام کی قوت
بڑھ گئی تھی اور استحکام کی صورت پیدا ہو گئی تھی، اور کوئی اسلامی کمزوری بھی نہ تھی اور اسلام کا

نشا بھی یہی ہے کہ زوجین میں تفریق ہو جائے۔ ایسے اب کوئی وجہ نہ تھی کہ اب آنحضرتؐ ایسا حکم نہ دیتے وہ وقت البتہ بہت نادر تھا اسی صلیت سے اس وقت کوئی تفریق نہیں کی گئی۔ اسکے بعد ابو العاص اپنا مال و اسباب لیکر مروانہ ہو گئے مگر ہونچکر جس جس کا جو کچھ لینا دینا تھا لے دیکر حساب صاف کر دیا اور ایک روز قریش کو مخاطب کر کے کہا کہ اہل قریش اب میرے ذمہ کسی کا کوئی مطالبہ کو باقی نہیں ہے اہل قریش نے کہا ہاں بیشک اب کوئی مطالبہ نہیں ہے اور خدا تم کو جزائے نیک دے تم ایک با وفا اور کریم النفس شخص ہو۔ ابو العاص نے کہا ہاں سن لو اب میں مسلمان ہوتا ہوں اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہی خدائی قسم مجھے آنحضرتؐ صلعم کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد سلام لانے سے صرف یہ امر مانع تھا کہ تم لوگ یہ خیال نہ کرو کہ میں تمہارے مال کو غنیمت کر چکا ہوں تو اس لیے مسلمان ہو گیا لیکن اب جبکہ خدا نے مجھے اس بارگراں سے بخیر و خوبی بکدوش کر دیا تو اب کوئی امر حائل نہیں کہ میں اسلام نہ قبول کروں۔

یہ واقعہ محرم ۸ھ کا ہے اسکے بعد حضرت ابو العاص مکر سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے۔

جب حضرت ابو العاص مشرف بہ اسلام ہو کر مدینہ منورہ پہنچے تو آنحضرتؐ صلعم نے حضرت زینب کو بقعد اول ان کی طرف رجوع کر دیا۔ یعنی تجدید نکاح نہ کی بلکہ وہی پہلا نکاح قائم رکھا چونکہ اس وقت سورہ برات نازل نہیں ہوئی تھی۔ ایسے مسلمان عورتیں اپنے شوہرین کے پاس سلام لانے کے لیے بلا تہدید نکاح ان کی زوجیت میں آجایا کرتی تھیں۔

حضرت زینبؓ اپنے والد اور شوہر سے بے انتہا محبت رکھتی تھیں قیمتی کپڑے پہننے کی شائق تھیں حضرت انسؓ نے ان کو ریشمی چادر اوڑھے دیکھا تھا جس پر زرد رنگ کی دھاریاں تھیں

اولاد حضرت ابو العاص کے صاحب حضرت زینبؓ کے دو اولادین پیدا ہوئیں۔ ایک فرزند علی اور دختر آمنہ، علی ہجرت کے قبل پیدا ہوئے آنحضرتؐ صلعم نے ان کو اپنی کفالت میں لیا اور وہ آپ کے سایہ عاطفت میں محو تربیت حاصل کرتے رہے، فتح مکہ کے روز جب آنحضرتؐ صلعم مکہ میں داخل ہوئے تو علیؓ آپ کے ساتھ ادنٹ پر سوار تھے۔ من بلوغ ہی میں اپنے والد

لے طبقات ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، اصحاب کتاب النساء، حالات زینبؓ، ۲۵، استیعاب ۲۵

ابوالعاص کی زندگی میں انتقال کیا۔ لیکن ابن عساکر کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ علی جنگ یرموک تک زندہ رہے اور اسی جنگ میں اپنے جام شہادت نوش فرمایا۔ لیکن حضرت امامہ زندہ رہیں اور حضرت علیؑ کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہؑ کے انتقال کے بعد حضرت علیؑ کا عقد ثانی حضرت امامہ سے ہوا حضرت امامہ عرصہ تک زندہ رہیں ان کے حالات زندگی آئندہ صفحات میں تفصیل سے لکھے جائیں گے۔

وفات حضرت زینبؑ حضرت ابوالعاص کے سلام لانے کے بعد تقریباً سال سوا سال تک زندہ رہیں اور اپنے والد بزرگوار رسول صلعم کی حیات مبارکہ میں رہیں اور اگر بے فرد دس ہو جائیں۔ حضرت زینبؑ کی علالت کا تذکرہ کسی کتب نواری میں نہیں ملا صرف استیعاب میں وفات کا سبب یہ لکھا ہے۔

جب حضرت زینبؑ مکہ سے اپنے والد بزرگوار رسول صلعم کی خدمت میں آئے لیکن تودہ سنہ میں ہمارے بن اسود اور ایک دوسرے شخص نے حملہ کیا اور ان کو اون پر سے گرا دیا وہ پتھر پر گر پڑیں بہت جوت آئی اور بہت خون نکلا اور آپ کا حمل ساقط ہو گیا عرصہ تک اسی مرض میں مبتلا رہیں حتیٰ کہ شہید ہوئے انتقال کر گئیں۔

وَكَاثَ سَبَبُ مَوْتِهَا اِنَّهَا اَخْرَجَتْ مِنْ مَكَّةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَمَدًا لِّمَا هَبَا ذَنُّ الْاَسْوَدَ وَخَلَّ خَفِیْضًا مِّمَّا اَلْعَدَا فَسَقَطَتْ عَلٰی صَخْرَةٍ فَخَسَفَتْ فَمَرَّتِ الدَّمَاءُ فَمِزِلَ بِهَا مَرَضًا ذٰلِكَ حَتّٰی مَاتَتْ سَنَةً ثَمَانٍ مِّنَ الْهَجْرَةِ

حضرت ام امین حضرت سودہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت ام عطیہؓ حضرت زینبؓ کے غسل میں شریک تھیں۔ اخی لوگوں نے غسل بھی دیا۔ ام عطیہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بوقت غسل فرمایا کہ ہر عضو کو تین مرتبہ پانی یا سرسبز غسل دو اس کے بعد کافور لگاؤ۔

آنحضرت صلعم خود قبر میں اترے اور اپنی نوزیدہ کو ہمیشہ کے لیے سپرد خاک فرمایا۔ اُسوقت آپ کے چہرہ مبارک پر رنج و ملال کے آثار نمایاں تھے۔ اور اُسوقت آپ نے حضرت زینبؓ کو اور ان کے ضعف کو یاد کیا تو خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ خدا تو زینبؓ کی مشکلات کو آسان کر دے اور اس کی

قر کی تنگی کو کشادگی سے بدل دے۔

حضرت زینبؓ کے انتقال کے مقورے دن کے بعد حضرت ابوالعاص کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضرت رقیہؓ

نام: سعد عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منجلی صاحبزادی کا نام رقیہؓ ہی ان کی والدہ ماجدہ بھی حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد الغزیٰ بن قحطیہ بن یعنی جناب زینبؓ کی حقیقی بہن ہیں۔

ولادت: نبوت سے سات سال قبل پیدا ہوئیں۔ ابن زبیر اور ان کے چچا مصعب کا خیال ہے کہ حضرت رقیہؓ سب صاحبزادیوں میں چھوٹی تھیں چنانچہ حرقانی کتاب نے اسی قول کو صحیح جانا ہے لیکن ان کے علاوہ اور لوگوں نے بھی یہ لکھا ہے کہ حضرت زینبؓ بڑی صاحبزادی تھیں اور منجلی صاحبزادی رقیہؓ ابوالعباس محمد بن اسحاق سراج بردایت عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان الباسمی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس برس کے تھے جب حضرت زینبؓ پیدا ہوئیں اور تیسویں سال حضرت رقیہؓ کی ولادت ہوئی۔ بہر حال ارباب سیر نے حضرت رقیہؓ کو منجلی صاحبزادی قرار دیا ہے

نکاح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے حضرت رقیہؓ کا پہلا عقد ابولمب کے بیٹے عتبہ سے ہوا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت پر فائز ہوئے تو قریش کی مخالفت اور زیادہ بڑھ گئی۔ قریش نے منجملہ اور تکلیف پہنچانے کے یہ صورت بھی اختیار کی کہ حضرت ابوالعاص سے کہا کہ تم زینبؓ بنت محمد کو طلاق دیدو۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ جب قریش نے حضرت ابوالعاص سے یہ دندان شکن جواب سنا تو اپنا سامنہ لیکر رہ گئے۔ پھر عتبہ کے پاس گئے ان سے بھی یہی کہا کہ تم رقیہؓ بنت محمد کو طلاق دیدو۔ اور قریش کی جس لڑکی سے کہو شادی کرادیں عتبہ نے منظور کیا اور کہا کہ سعید ابن العاص کی لڑکی سے میرا نکاح کرادو اس پر قریش بخوشی راضی ہو گئے اور کیوں

نہ ہوتے یہ تو ان کا عین منشا تھا کہ جس طریقہ سے ہو رسول صلعم کو روحانی و جسمانی تکالیف پہنچائیں چنانچہ عتبہ نے حضرت رقیہ کو طلاق دیدی۔

لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ جب آنحضرت صلعم درجہ نبوت پر فائز ہوئے اور سورہ بَقَرَتِ یٰۤاَکْفِی لَکَیۡنَ نازل ہوئی تو ابولہب اور اُس کی بیوی ام حبیل (حالیہ لکھنؤ) نے کسیدہ خاطر ہو کر اپنے بیٹے عتبہ سے کہا کہ اگر تم نے رقیہ بنت رسول اللہ کو طلاق نہ دی تو میری زندگی، اور تمہارے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔ عتبہ نے یہ تعمیل حکم والدین حضرت رقیہ کو طلاق دیدی۔

اس موقع پر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ عتبہ سے صرف آپ کا عقد ہوا تھا ہنوز رخصتی نہ ہونے پائی تھی کہ یہ طلاق وقوع میں آئی۔ اور یہ رسول اللہ صلعم کا معجزہ اور اللہ تعالیٰ کا ایک مخصوص انعام تھا۔

اسلام اپنی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ کے ساتھ اسلام لائیں اور بیعت اسوقت کی جب اور عورتوں نے آنحضرت صلعم سے شرف بیعت حاصل کی۔

حضرت عثمان کا قبول اسلام حضرت عثمان اپنے قبول اسلام اور شادی کا واقعہ خود بیان فرماتے ہیں اور حضرت رقیہ سے عقد کا کہ دو مین خانہ کعبہ کے صحن میں چند دستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ عجیب واقعہ! دفعۃً کسی آدمی نے اگر مجھے یہ اطلاع دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ کا عقد عتبہ بن ابی لہب کو دیا جو کہ حضرت رقیہ حسن و جمال اور اپنے قابل، شک و صیان کے لحاظ سے امتیاز رکھتی تھیں اسلئے میرا رجحان خاطر اُن کی طرف تھا جب یہ خبر میرے گوش گزار ہوئی تو حسرت و یاس کی کالی گھٹائیں دل پر چھا لیں ہاتھ پاؤں پھول گئے اپنی ستمی قسمت پر رنجیدہ ہوا، لیکن سمجھ میں نہیں آیا کہ اب کیا تدبیر کروں جو مجھے نسرل مقصود تک پہنچائے۔

اس خبر سے میں ایسا مضطرب ہو گیا کہ اُس جگہ نہ ٹھہرا اور گھر پہنچا نہ ہے نصیب کہ اتفاق سے طہر میں میری خالہ سعدہ تشریف رکھتی تھیں جو کہانت میں ماہر تھیں مجھے دیکھتے ہی بے ساختہ بولیں۔

«أَبَشِرْ وَحَيْثُ تَلَا تَأْوِتْ»
 «ثُمَّ تَلَا تَأْوِتْ تَلَا تَأْوِتْ»
 «ثُمَّ بِأَخْرَجَ إِلَى قَبْرِ عَشْرٍ»
 «وَلَقِيتْ خَيْرَ أَرْوَاقٍ شَرًّا»
 «وَأَكَلْتُ مِنَ اللَّهِ حَصَانًا زَاهِلًا»
 «وَأَنْتَ بِكُمُ وَلَقِيتْ بِكُمُ»
 «وَأَقْبَحًا بِنْتُ عَظِيمٍ قَدْ رَأَتْ»
 «عُثْمَانُ يَا عُثْمَانُ يَا عُثْمَانُ»
 «مَلِكُ الْجَمَالِ وَلَكَ الشَّانُ»
 «هَذَا بَنِي مَعَهُ الْبُرْهَانُ»
 «وَأَرْسَلَهُ بِحَقِّ الدِّيَانِ»
 «وَجَاءَ الشَّرُّ وَالْفُرْقَانُ»
 «وَفَاتَبَعَهُ لَا يَفِرُّ نِيَّكَ لَا وَفَاتَانُ»

(اے عثمان) بہترین خزانہ ہو اور بہترین مرتبہ سلام
 ہو بچے پھر تیس مرتبہ اور پھر تین مرتبہ پھر ایک
 مرتبہ سلام ہو بچے ناکہ دس پورے ہو جائیں۔
 (خدا کرے) بلکہ عطا فی انصیب ہو اور برائی سے بچائے
 جاؤ خدا کی قسم تم نے ایک عت باب حسینہ و جمیلہ خاتون سے
 نکاح کیا تم بھی نکاح الوداع لیا تھا اسی نکاح لکھی ایک بڑے
 عظیم القدر دلیل المرتبہ شخص کی بیٹی تم نے یا بی

مجھے ان کی ایسی نصیحت سے سخت تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا خالہ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ فرمایا۔
 عثمان اے عثمان اے عثمان، تم صاحب حال ہو اور
 صاحب شان رہو بنی صاحب برہان ہیں وہ رسول
 برحق ہیں جبکہ خدا نے تعالیٰ نے بھیجا ہے اور ان پر
 قرآن یعنی قرآن نازل ہوا ہے۔ اُن کی
 اتباع کرو اور بتوں کے فریب میں
 نہ آؤ۔

میں اس مرتبہ بھی کچھ نہ سمجھا اور پھر میں نے کہا کہ ذرا تفصیل و تشریح کے ساتھ فرمائیے تو فرمایا،
 «إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ»
 «مِنْ عِنْدِ اللَّهِ جَاءَ بِبُيُوتِ اللَّهِ عَالِيَةٍ»
 «إِلَى اللَّهِ مَضْبَاحًا مَضْبَاحٌ وَدَيْتُهُ فَلَا تُخْ»
 «مَا يَنْفَعُ الصَّبَاحَ وَلَا وَفَّعَ الدُّبَابُ وَسَلَّتْ»
 «الصَّبَاحُ وَمَضَّتْ الرِّيحُ»

محمد بن عبد اللہ جو خدا کے رسول اور قرآن لیکر آئے ہیں خدا
 کی طرف بلائے ہیں اسکا چراغ دراصل چراغ ہے اسکا
 دین دریدہ فلاح ہے قتل و قتل شروع ہو گا اور
 تواریخ پھینک لی جائیں گی باوجود بھیجا ہوا تن جائیں گی
 اسوقت خود غل لڑنی نفع نہ دیکھا۔

اُن کی یہ گفتگو میرے دل پر موثر ہوئی اور میں اُس کے مال کا یہ غور و فکر کرنے لگا حضرت ابو بکر کے
 پاس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا دو روز کے بعد میں اُن کے پاس گیا اسوقت اُن کے نزدیک کوئی شخص نہ تھا

میں متفکر و پریشان بھی ہوا تھا کہ اُنھوں نے دریافت کیا کہ تم آج متفکر کیوں ہو، چونکہ وہ میرے رفیق تھے میں نے اُن سے اپنی خالہ کی گفتگو کا ماحصل بیان کیا۔ فرمایا کہ اے عثمان تم ایک سمجھدار آدمی ہو اگر تم حق و باطل کی کوئی تمیز نہ کرو تو بے حد تعجب ہو، تمہاری قوم ان بتوں کی پرستش کرتی ہے۔ کیا یہ بت پتھر کے نہیں ہیں نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں، نہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، میں نے کہا بیشک آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ بالکل صحیح ہے۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اے عثمان بیشک خدا کی قسم تمہاری خالہ نے جو کچھ کہا وہ بالکل سچ ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ محمدؐ بن عبد اللہ خدا کے رسول ہیں جنہیں خدا نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کے لیے بھیجا ہے۔ پس کیا حرج ہو اگر تم اُن کے پاس چلو اور جو کچھ وہ فرمائیں سنو، چنانچہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں گیا (ایک دو اہل بیت یہ بھی رہے کہ اس گفتگو کے بعد آنحضرتؐ خود ہی وہاں تشریف لے آئے) آپ نے فرمایا اے عثمان خدا نے تعالیٰ تم کو جنت کی طرف بلا تا ہے تم اس کو قبول کرو۔ میں خدا کا رسول ہوں جو تمہارے اور تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔“

خدا ہی جانے آپ کے جلوں میں کیا اثر تھا کہ میں بے قابو ہو گیا اور میں نے بے اختیار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ما کہا اور مسلمان ہو گیا۔ اس وقت کے بعد مکہ میں حضرت رقیہؓ سے میرا عقد ہو گیا۔

ہجرت شہد نبوت میں حضرت رقیہؓ نے اپنے شوہر حضرت عثمانؓ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

اس بار (ذات الطاقین) بنت ابی بکرؓ سے منقول ہو کر آنحضرتؐ صلعم اور حضرت ابو بکرؓ غار میں تشریف رکھتے تھے اور میں غار میں کھانا لیکر جایا کرتی تھی ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ نے آنحضرتؐ صلعم سے ہجرت کی اجازت طلب کی آپ نے حبشہ جانے کی اجازت دی اس لیے آپ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے، اس کے بعد میں نے کھانا لیکر لگئی تو آنحضرتؐ نے استفسار فرمایا کہ عثمان اور رقیہؓ گئے یا نہیں میں نے عرض کیا کہ جی ہاں گئے آپ نے

میرے والد ابو بکر سے فرمایا۔ لوط اور ابراہیم کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے کفار کی ایذا رسانی کے باعث مع اپنی بیوی کے وطن کو خیر باد لیکر ہجرت کی۔

حضرت رقیہ حبشہ سے لگے واپس آئیں لیکن مکہ کی حالت پہلے سے زیادہ خراب تھی وہاں قیام کرنا مناسب نہ سمجھا تو پھر حبشہ چلی گئیں۔

چونکہ وہاں ایک عرصہ تک قیام رہا آنحضرت صلعم کو ان کی خیریت کے متعلق کوئی خبر نہ ملی اسلئے متفکر تھے کہ اتفاق سے ایک عورت حبشہ سے آئی۔ تو اس سے آنحضرت نے حضرت عثمان اور حضرت رقیہ کا حال دریافت فرمایا عورت نے کہا جی ہاں میں نے دونوں کو دیکھا ہے وہ خیریت سے ہیں جب آنحضرت صلعم کو ان کی جانب سے اطمینان ہوا تو فرمایا **حُكِّمَ اللَّهُ أَنَّ عُثْمَانَ مِنْ حَاجِرِ بَاهِلَةَ** یعنی خدا ان دونوں پر رحم فرمائے۔ عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کیا۔ باہلہ کے بعد صاحبہ صابہ لکھتے ہیں یعنی میں ہن ۶ اکامتہ اس سے مراد یہ تھی کہ اُمت میں پہلے شخص ہیں۔ لیکن ان الفاظ کی تاویل مناسب نہیں کیونکہ پہلی روایت مذکور ہو چکی ہے۔ لوط اور ابراہیم کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو ہمراہ لیکر ہجرت کی۔

حبشہ میں ایک عرصہ تک قیام کرنے کے بعد حضرت عثمان نے مکہ کی طرف مراجعت کی اور بہت تھوڑے دن قیام کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ منورہ چلے گئے۔
 علالت و مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے حضرت رقیہ کی صحت خراب ہو گئی چھپک بکل آئی (صاحب وفات تاریخ الخلفاء ص ۳۳) پر لکھتے ہیں کہ حضرت رقیہ کے لنگری لگ گئی تھی جس سے وہ بیمار ہو گئیں بہر حال وہ اس قدر بیمار ہوئیں کہ صاحب فرارش ہو گئیں چونکہ یہی زمانہ جنگ بدر کا تھا اور آنحضرت صلعم جنگ کی تیاری میں مشغول تھے اس لئے آنحضرت صلعم نے حضرت عثمان کو ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا۔ اور آپ خود جنگ بدر میں تشریف لے گئے۔
 رمضان المبارک کا زمانہ تھا۔ ہجرت کو ایک سال سات مہینے گزر چکے تھے کہ حضرت رقیہ کا

حضرت ام کلثوم

نام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری صاحبزادی کا نام ام کلثوم ہے آپ کی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالمزی بن قحطی تھیں۔

زیر کتب ہیں ام کلثوم حضرت رقیہ اور حضرت فاطمہ سے بڑی تھیں۔ دیگر ارباب سیر نے زیر کتب اس قول کی مخالفت کی ہے لیکن صحیح اور قابل وثوق یہی ہے کہ حضرت رقیہ سے چھوٹی تھیں ایسی کہ جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تو رسول اکرم نے حضرت ام کلثوم کو حضرت عثمان سے بیاہ دیا اگر حضرت ام کلثوم حضرت رقیہ سے بڑی ہوتی تو بالضرر پہلے حضرت ام کلثوم کا عقد حضرت عثمان سے ہوتا نہ کہ حضرت رقیہ کا۔ غالباً ارباب سیر نے زیر کتب کے قول کی تردید اسی قول پر کی ہوگی۔

ولادت آپ کا سال ولادت کسی کتب تواریخ و سیر میں مذکور نہیں ہے لیکن قیاس ہے کہ چھ سال قبل بعثت ولادت ہوئی ہوگی۔ ایسی کہ حضرت رقیہ کی ولادت سات سال قبل بعثت ہوئی اور حضرت فاطمہ کی ولادت پانچ سال قبل ہے۔ اور جب یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ حضرت رقیہ سے حضرت ام کلثوم چھوٹی اور حضرت فاطمہ سے بڑی ہیں تو لا محالہ ان دونوں کی ولادت کے درمیان کا زمانہ ان کی ولادت کے لیے تسلیم کرنا پڑیگا۔

آپ کے حالات طفولیت بھی کتب تواریخ و سیر میں مذکور نہیں اور حقیقتہً یہ ہے کہ وہ ایسا پُر آشوب زمانہ تھا کہ معمولی حالات کا تاریخی میں رہ جانا کچھ عجیب خیال نہیں۔ ایسے آپ کے زمانہ شادی کا حال لکھا جاتا ہے۔

نکاح آنحضرت صلعم نے حضرت رقیہ کا عقد ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے اور حضرت ام کلثوم کا عقد ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے قبل بعثت کر دیا تھا لیکن جب آنحضرت صلعم مرتبہ رسالت پر

ہجرت آنحضرت صلعم جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما کر تشریف لے گئے، تو اہل و عیال مکہ ہی میں مقیم رہے۔ لیکن جب مکہ کی حالت زیادہ نازک اور خطرناک ہو گئی تو حضرت سودہ، و حضرت فاطمہؓ مدینہ کی طرف ہجرت کر کے جانے لگیں تو حضرت ام کلثومؓ بھی ان کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ چلی گئیں۔

اولاد آپ کے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔

وفات وفات تک مدینہ میں قیام رہا۔ سادھی کے پانچ سال گزرنے کے بعد شعبان ۹ھ میں انتقال فرمایا۔ انصار کی عورتوں نے آپ کو غسل دیا اس میں ام کلثومؓ بھی تھیں۔ آنحضرت صلعم نے جنازہ کی نماز پڑھائی حضرت ابوطالبؓ، حضرت علی بن ابیطالبؓ، اور حضرت فضل بن عباسؓ و سامہ بن زیدؓ نے قبر میں اتارا۔

عام حالات انس بن مالک سے مروی ہو کہ آنحضرت صلعم کو حضرت ام کلثومؓ کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا آپ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

ایک روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا تم میری بیٹی حفصہ سے عقد کر لو لیکن حضرت عثمانؓ نے اہل کیا اور کوئی جواب نہیں دیا اس لیے کہ وہ سن چکے تھے کہ آنحضرت صلعم حضرت حفصہ سے عقد کرنا کبھی خیال فرماتے ہیں پھر جب رسول اکرمؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کیا میں حفصہ کیلئے عثمانؓ سے بہتر شوہر اور عثمانؓ کیلئے حفصہ سے بہتر زوجہ تلاش کروں پھر آپ نے حضرت حفصہ کو اپنے دائرہ ازدواج میں شرف بخشا، اور حضرت عثمانؓ کا عقد حضرت ام کلثومؓ سے کر دیا۔

حضرت ام کلثومؓ کے انتقال کے بعد آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر میری دس لڑکیاں ہوتیں تو ہر ایک لڑکی عثمانؓ ہی کے رشتہ ترویج میں منسلک کرتا۔ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر میری ستر لڑکیاں ہوتیں تو تین عثمانؓ کے عقد میں دیتا۔

طبقات ۲۵۵، ۲۵۶، ایضاً ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵،

حضرت فاطمہؑ

آنحضرت سرور کائنات امام البشر خاتم المرسلین کی چھوٹی صاحبزادی کا نام فاطمہ اور نام الکنت ام محمد ہی جن پر تمام مکارم اخلاق و فضائل اوصاف ختم تھے آپ کی والدہ معظمہ ہی حضرت خدیجہ بنت خویلد تھیں۔

قُب آپ سیدۃ النساء عالم اور سردارِ نساء اہل جنت ہیں۔ آپ کے القاب، زہراء طاہرہ، مطہرہ، زکویہ، راضیہ، مرضیہ، بتول، ہیں۔

شیخ ابن حجر، فاطمہ، بتول اور زہراء کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں کہ آپ کا نام فاطمہ اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے دوست رکھنے والوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا۔ اور بتول کا لقب اسوجہ سے ہے کہ آپ نے زمانہ کی عورتوں سے فضل و دین اور حسب میں ستار تھیں۔ اور زہراء لقب اسوجہ سے تھا کہ آپ کو حیض نہیں آتا تھا۔

صاحب اخبار الدول زہراء کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن، و امام حسین، نبی اللہؐ نہ پیدائے تو ماہینِ عمر و مغرب کا وقت تھا اُنسی وقت آپ نفاس سے پاک ہوئیں غسل کر کے مغرب کی نماز اور فرمائی اسی واسطے زہراء لقب ہوا۔

مولانا حضرت شیخ عبدالحق مداح النبوة میں لکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ میں بہت، زہرت، جمال و ال بہت زیادہ تھا اس بنا سے زہراء لقب فرمایا۔

علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ فطم کے معنی نعت میں بچہ کو دودھ پینے سے روکنے کے ہیں، تو گویا حضرت فاطمہؑ سیدہ عالم کو کون کو دوزخ کی آگ سے روکنے والی ہیں۔ اور بتول مشتق ہے تکل سے جسکے معنی قلع کرنے کے ہیں، منتهی اللرب میں لکھا ہے کہ دل بروزن صبور عورت و شیرہ کو کہتے ہیں۔ جو دنیا اور ماسوا سے اللہ سے علیحدہ ہو

حضرت مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام کا لقب بھی بتول تھی۔

بچپن ہی سے حضرت فاطمہ کی طبیعت میں بہت زیادہ مناسبت، سادگی، اور سنجیدگی تھی۔ آپ کی اور بہنیں جو وہب میں مشغول رہتیں لیکن آپ کا دل کھیل کود میں نہیں لگتا تھا۔ وہ بہنیں اپنے قبیلہ کے اکثر گھرانوں میں چلی جایا کرتی تھیں لیکن آپ کہیں آنا جانا پسند نہیں فرماتی تھیں ہمیشہ اپنی والدہ محترمہ کے پاس بیٹھی رہتی تھیں۔ آپ کی یہ سادگی اور سقنا آنحضرت صلعم کو بہت پسند تھا۔ اسی وجہ سے آپ بتول (تاکل لدنیا) کے لقب سے یاد فرمائی جاتی تھیں۔

چونکہ آپ آنحضرت صلعم سے صورت، دسیرت، انداز، ادا، گفتار، رفتار، چلنے پھرنے، ٹھننے بیٹھنے، کھانے پینے میں مشابہت تھیں اس لحاظ سے آپ کا لقب زاکیہ یا ضیہ بھی ہوا۔

ولادت آپ کی ولادت باسعادت نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی۔ اور یہ مبارک زمانہ تھا کہ اہل قریش خانہ کعبہ کی تعمیر میں مشغول تھے۔

حضرت عباس سے مروی ہے کہ آپ کی ولادت اسوقت ہوئی جبکہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی اور اسوقت آنحضرت صلعم کی عمر شریف ۳۵ سال کی تھی۔ اور آپ حضرت عائشہ سے پانچ سال بڑی تھیں۔

نکاح جس وقت آنحضرت صلعم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے اسوقت حضرت فاطمہ زکریاؑ نے آپ کو لونے پیغام دیئے ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلعم سے حضرت فاطمہ سے عقد کرنے کی استدعا کی آپ نے فرمایا اور حکم الہی کا انتظار کرو۔

اس کا ذکر حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کیا اور ان کو بھی ترغیب دی کہ تم اپنے لیے پیغام دو چنانچہ حضرت عمر نے بھی اپنی استدعا پیش کی اور وہی جواب پایا جو حضرت ابوبکر کو ملا تھا۔

پھر حضرت علیؑ کو رم اندوہ جبہ کو لوگوں نے آمادہ کیا لیکن آپ کو اپنی بیوی و سامانی پر تامل ہوا اور یہ بھی خیال آیا کہ اب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بعد میرے لیے کیا نیکیاں ہیں

ہو سکتی ہے لیکن جب لوگوں نے اس امر پر زیادہ مجبور کیا اور آنحضرت صلعم کی قرابت کا استحقاق یاد دلایا تو آپ نے آنحضرت صلعم سے بطریقہ پیغام عرض کیا رسول صلعم نے یہ استدعا قبول فرمائی اور حضرت فاطمہ سے ذکر کیا کہ علی کا رجحان خاطر تمہاری طرف ہو آپ خاموش ہو رہیں۔ چونکہ اس خاموشی سے ایک طرح کی رضامندی معلوم ہوئی اسلئے آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے شادی کے چار مہینے بعد اواکل محرم ۲ھ میں حضرت علی سے عقد کر دیا۔

حضرت علی نے شادی کے وقت اپنا ادنیٰ اور بعض اسباب فروخت کر دے الاغتیا جسکی کل قیمت چار سو آنسی درہم تک پہنچتی ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ دو ثلث خوشبویت میں صرف کرو اور ایک ثلث متاع میں (یعنی سامان خورد و نوش اور دیگر جملہ ضروریات خانگی)۔ ع ۵۔

شادی کا حال حضرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی شادی کا حال اس طرح بیان فرماتے علی کی زبان قلم سے آہن کہ ”میرے پاس ایک لونڈی تھی جس کو میں آزاد کر چکا تھا اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت فاطمہ کا کسی بے پیغام دیا؟ میں نے کہا معلوم نہیں، پھر اُس نے کہا کہ آپ پیغام دیجئے آپ کو کونسا امر مانع ہے میں نے کہا کس بنا پر پیغام دینے کی جرأت کروں، میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں عقد کروں اُسے مکر کہا کہ

لے اصابہ ص ۲۵۰، ۲۵۱ طبقات مصلا، —

ع ۵۔ صاحب مصنف سیر الصحابیات ص ۹۹ حضرت فاطمہ کے عقد کے بیان میں لکھتے ہیں ”وہا بن سعد نے روایت کی ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی آپ نے فرمایا جو خدا کا حکم ہو گا۔ پھر حضرت عمر نے جرأت کی ان کو بھی آپ نے کچھ جواب نہیں دیا بلکہ وہی الفاظ وائے۔ پھر مصنف صاحب موصوف لکھتے ہیں ”لیکن بظاہر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی ہے حافظ ابن حجر نے اصحاب میں ابن سعد کی اکثر روایتیں حضرت فاطمہ کے حال میں روایت کی ہیں لیکن اس کو نظر انداز کر دیا ہے“

معلوم نہیں ہوا صاحب موصوف ابن سعد! خصوصاً اس روایت سے کیوں اسفند بظن ہیں اور صرف ملاحظہ فرمائیے کی نظر انداز دینے پر اس روایت کو غیر صحیح ماننے کی کیا وجہ ہو صاحب مصنف نے بعض اوراق سے کام لیا کوئی

جب نکل سے فراغت ہو گئی تو آنحضرت رسول اکرم نے فرمایا کہ شادی کے لیے ولیمہ بھی ضروری ہے حضرت سعدؓ کے کہا میرے پاس ایک بھڑیا ہے اس سے ولیمہ کر دیا جائے اور اسی طرح سے انصار کے ایک قبیلہ نے حسب استطاعت ولیمہ کا انتظام کر لیا۔

رخصتی

حضرت علیؓ نے ایک چھوٹا سا مکان رسول صلعم کے مکان سے کسی قدر فاصلہ پر کرایہ پر لے لیا تھا۔ آنحضرت صلعم نے اپنی لونڈی ام ایمن کے ہمراہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ کے گھر رخصت کر دیا۔ رخصتی کے وقت حضرت علیؓ سے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب تک تم مجھ سے نہ مل لو کوئی بات (فاطمہؓ) نہ کرنا۔ پھر آنحضرت صلعم حضرت علیؓ کے گھر تشریف لے گئے یا نبی طلب کیا اس سے وضو کیا اور حضرت علیؓ پر وہ پانی ڈال دیا اور یہ دعا پڑھی **در اللہم بآلک فیہما** **وہارک علیہما وبارک لہما فی نسلہما**۔

دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب بنو دنیا کے بادشاہ کی معزز بیٹی رخصت ہو کر خسرال جاے لگیں تو آنحضرت صلعم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ جب تک میں تمہارے پاس نہ آؤں تم فاطمہؓ کے پاس نہ جانا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ دونوں گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے۔ پھر آنحضرت تشریف لائے آپ نے دروازہ کھلوایا۔ ام ایمن دروازہ کھولنے آئیں تو یہ گفتگو ہوئی۔

آنحضرت صلعم کیا میرا بھائی بھی اس مکان میں ہے۔
 ام ایمن۔ آپ کے بھائی کیسے ہوئے حالانکہ آئے بنے اپنی صاحبزادی کا عقد ان سے کیا ہے۔
 آنحضرت صلعم۔ ان وہ ایسا ہی ہے (پھر آپ نے دریافت کیا) کیا اسکا اسماء بنت عمیس بھی ہیں؟
 اور کیا تم بنت رسول اللہؐ کی تعظیم و تکریم کے لیے آئی ہو۔

ام ایمن۔ جی ہاں اسماء بنت عمیس بھی ہیں اور میں بنت رسول اللہؐ کی تعظیم و تکریم کے لیے آئی ہوں۔
 آپ نے ام ایمن کو دعائے خیر سے سرفراز فرمایا پھر پانی طلب کیا۔ پیالہ پیا اور کسی برتن میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اس برتن میں ہاتھ دھوئے۔ آنحضرت علیؓ کو بلا کر ان کے دونوں شانوں اور بازو اور سینہ پر وہ پانی چھڑک دیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کو بلا لیا تو وہ شرم و حیا سے ہجکتی ہوئی آنحضرت کے پاس آئیں آپ نے ان پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا کہ فاطمہؓ میں نے تمہاری شادی

حالات سے ہیں لیکن ہمیں ہی میں رحلت فرما گئے۔

فضائل مناقب { حضرت فاطمہ کے فضائل و مناقب بیشمار ہیں منجملہ اُن کے اہل بیت میں اگرچہ بہت سے بزرگ داخل ہیں لیکن ان سب میں زیادہ قابل عظمت سیدہ عالم حضرت فاطمہ کا وجود گرامی ہے۔ اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کا نزول حضرت فاطمہ کے فضائل و مناقب پر خاص طور سے دل ہر عبد الرحمن بن ابی نعیم پر روایت ابی سعید اخیری لکھتے ہیں کہ آنحضرت مسلم نے فرمایا دُوسِتُكَ الْبَيْتُ الْعَامِلُ الْعَمَلُ الْعَمَلُ الْعَمَلُ یعنی فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

ایک دفعہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار خط کھینچے پھر لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے سب نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ واقف ہو، آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد خدیجہ بنت خویلد۔ مریم بنت عمران۔ آسیہ بنت مزاحم۔ (عورت فرعون کی) ان لوگوں کو جنت کی عورتوں پر سب سے زیادہ فضیلت ملے گی۔

خدا تعالیٰ نے طبقہ کنوان میں حضرت فاطمہ کی ذات مبارک میں جو مناقب و دلت کیے ہیں اُس کی نظیر سے صفحات تاریخ ملو ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہو اور یہ حدیث حضرت فاطمہ کے فضائل کے لئے ایک بہترین شاہد ہے۔ كَفَاكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، یعنی تمہاری تعلیق کیا تمام دنیا کی عورتوں میں مریم، خدیجہ، فاطمہ، آسیہ کافی ہیں۔

صدافت درست گوئی میں بھی حضرت فاطمہ کی کوئی نظیر نہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَهْدَى لِحُجَّةٍ مِنْ فَاطِمَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي وَلَدَهَا مُصْلِمًا مِّنْ نَّاسِ الْبَيْتِ۔ حضرت رسول صلم جب کسی سفر سے مراجعت فرماتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لاتے۔ حضرت فاطمہ کے ساتھ جعفر راہب تھے جو حکم کو محبت حق اُتتی اور کسی اولاد کے ساتھ

لہذا قرآنی صفحہ ۲۳ ج ۳۔ ۱۔ استیعاب صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸

یعنی ہا لاکھ آپ کی بعض مہینیں آپ سے زیادہ تیز، فہم، اور خوبصورت عقین لیکن آنحضرت صلعم کو حضرت فاطمہؑ بہت محبوب عقین تھے۔

حضرت فاطمہ اگرچہ رسولِ مسلم کی محبوب ترین اولاد عقین لیکن انھوں نے کوئی دنیاوی فائدہ نہیں اٹھایا۔

حضرت فاطمہ کے منجملہ اوصاف اہل کے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن ایک ندائے غیبی ہوگی کہ یا اہل الجحیم غم نہ کرو! ابصار کم عن فاطمہ دینت محمد حتی تمترتہ۔ اے لوگو! تم اپنی آنکھیں بند کرو تاکہ حضرت فاطمہ گدرا جائیں۔

رسول صلعم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا تمہاری ضمانندی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور تمہارے غیظ و غضب سے وہ غضبناک ہوتا ہے۔

آنحضرت صلعم جب کسی سفر یا جنگ سے مراجعت فرماتے تو پہلے مسجد میں تشریف لیا کرتے اور نماز ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لیا کرتے پھر دیگر اذواج مطہرات کے پاس

ایک تابعی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں آپ نے جواب دیا عورتوں میں فاطمہ کو اور مردوں میں ان کے شوہر علی کو۔

حضرت فاطمہؑ ہمیشہ سے اپنے ہر ایک انداز کھانے، پینے، بول چال لباس وغیرہ غرض ہر ایک میں رسول صلعم کی پوری تقلید کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہؑ سے زیادہ نشست و برخاست، عادت و خصال طرز و گفتگو، لب و لہجہ میں حضرت کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت فاطمہ جیلانہ اپنے باپ کے پاس آئیں تو آنحضرت صلعم کھڑے ہو جاتے اور پیشانی کو بوسہ دیتے اور اپنی حکمر پر بٹھالیتے۔ اور میری طلیقہ عمل حضرت فاطمہ کا بھی تھا۔

اُمّ سلمہ کتنی ہیں کہ رفتار و گفتار میں بہترین نمونہ رسول صلعم کا فاطمہ ہیں۔ یہی اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے آنحضرت صلعم ان سے زیادہ محبت رکھتے تھے، حضرت فاطمہ کا حلیہ بھی

آنحضرت صلعم سے بہت ملنا جلتا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میری آنکھوں نے رسول اللہ صلعم کے بعد فاطمہ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔

عام حالات { لڑکی خواہ امیر کی ہو یا فقیر کی سن شعور تک تودہ اپنے شفیق والدین کی گود میں پرورش پاتی ہے، اور نظر ٹاٹا ایک گونہ اپنے والدین، بہن بھائی اور اُس گھر سے جہان اپنی عمر کا ایک بہترین حصہ گزار چکی ہے محبت و ہمدردی ہو جاتی ہے لیکن چھوڑ دیتا بہت جلد آجاتا ہر جہان اُس کو ایک نئی دنیا اور نئی زندگی اور نئے لوگوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور اپنے شفیق والدین سے مفارقت اختیار کرنا پڑتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ والدین باتباع شریعت لڑکی کا ہاتھ ایک اجنبی مرد کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں اور اپنے فراقِ مضیی سے دست بردار ہو جاتے ہیں وہ وقت لڑکی کے لیے ایک دردناک وقت ہوتا ہے۔

رخصتی کے وقت لڑکی کا گھر بجائے عشرتکدہ کے مانگدہ بن جاتا ہے لڑکی تقاضائے دل سے مجبور ہو کر گردن جھکائے ڈار و قطار دوٹی رہتی ہے۔

چنانچہ حضرت فاطمہ سیدۃ النساء کا جب عقد ہوا تو آپ بھی بخیاں مفارقت و رو رہی تھیں۔ اسی عرصہ میں سردار کائنات بنی صلعم مکان کے اندر تشریف لائے حضرت فاطمہ کو اس عالم (ہشکاری) میں دیکھا تو فرمایا اے بیٹی فاطمہ! یہ رونا کیسا میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے، جو علم و حلم میں سب سے افضل اور سلام لانے میں سب سے اول ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت فاطمہ کی طبیعت کچھ ناساز ہوئی آنحضرت صلعم عیادت کو تشریف لائے آپ نے فرمایا بیٹی تم کیسی ہو، جواب دیا مجھے تکلیف ہے لیکن اُس تکلیف میں مزید اضافہ یہ ہے کہ میرے گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے آپ نے فرمایا بیٹی کیا تم کو پسند نہیں ہے کہ تم دنیا کی عورتوں کی سردار ہو اُنھوں نے عرض کیا کہ مریم بنت عمران کا کیا مرتبہ ہے، آپ نے فرمایا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو، اور خدا کی قسم میں نے تمہاری شادی دنیا اور دین سے سردار سے کی ہے۔

آنحضرت صلعم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے لوالبوالب انصاری کے مکان میں مقیم ہوئے

اور کبھی دنیا کی بے ثباتی کا حال بیان فرمادیتے، کبھی صانِ انکار کر کے فرمادیتے کہ یہ فقر اور بیماری کا حق ہے
 ائمہ حدیث فرماتے ہیں کہ حقیقتاً چکی پیسنے کے نشان حضرت سیدۃ النساء فاطمہ کے ہاتھوں میں پڑ گئے
 تھے، اور جو ملھا چھونکنے سے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا تھا لیکن یہ قدرت نہ تھی کہ ایک کینڑ رکھ سکیں
 ایک دن حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے کہا اب تو بانی بھرتے بھرتے سینہ درد کرنے لگا، آجکل دربار
 نبوت میں بہت سے قیدی آئے ہیں تم جاؤ اور ایک خادمہ آنحضرت صلعم سے مانگو۔ حضرت فاطمہ نے کہا
 میں اپنا حال کس سے کہوں میرا خود یہ حال، یہ کہ چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں گٹھے پڑ گئے، پھر آپ اپنے
 والد بزرگوار رسول صلعم کی خدمت میں گئیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا حال ہے کیسے آئیں کیا کوئی
 کام ہے آپ نے عرض کیا کوئی کام نہیں صرف سلام کے لیے حاضر ہوئی۔ حضرت فاطمہ مر اسام آداب و
 سلام بجا لاکر اپنے گھر واپس آئیں جن باتوں کے اظہار کی ضرورت تھی اور جس گزارش کے لیے گئی
 تھیں شرم کے مارے اُسکا اظہار نہ کیا جب گھر واپس آئیں تو حضرت علی نے کہا تم جس کام کو گئی
 تھیں کیا کر کے آئیں آپ نے کہا میں سلام کر کے چلی آئی۔ میری شرم و حیائے اجازت نہ دی کہ میں
 کوئی سوال کرتی۔ پھر دونوں میان بیوی آنحضرت صلعم کی خدمت میں گئے حضرت علی نے عرض
 کیا یا رسول اللہ بانی بھرتے بھرتے سینہ درد کر آیا حضرت فاطمہ نے عرض کیا چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں
 گٹھے پڑ گئے اب ایسی تکلیفیں ناقابلِ برداشت ہیں حضور کی بارگاہ میں بہت سے قیدی آئے ہیں
 ان میں سے ایک ہم کو دیجئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا بخدا میں تم دونوں کو کوئی خادمہ نہیں دے سکتا
 کیا میں اہل صفہ کے حق کو چھوڑ دوں اور ان کو بھول جاؤں۔ جو فقر و فاقہ کی بدولت نان شبینہ کو
 محنت لے رہے ہیں اور میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے کہ میں ان لوگوں کے لیے صرف کروں اور امداد
 دوں سوائے اُس سگہ لڑکے ان قیدیوں کو فروخت کروں اور اُسکی قیمت سے اہل صفہ کی ضرورت
 پوری کروں جب یہ دونوں ایک منصفانہ جواب سن کر گھر واپس آئے تو آنحضرت صلعم ان کے گھر
 تشریف لائے اُسوقت دونوں اپنے اپنے فقیرانہ بستر پر آرام کے لیے لیٹ چکے تھے لیکن جب
 آنحضرت صلعم کو آتے دیکھا تو تعظیماً و تکرماً اُٹھ آئے فرمایا تم نے جس چیز کی ضرورت ظاہر کی
 تھی اور جس کے تمام خواہشمند تھے اُس سے بہتر ایک چیز تم کو بتانے کے لیے آیا ہوں اہل صفہ نے
 عرض کیا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا وہ ہر نماز کے بعد دس دس بار سبحان اللہ و الحمد للہ و العز

ہر حال میں اور سوئے وقت سبحان اللہ و الحمد للہ ۳۳-۳۳- بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ کر
 کرو یہی تمہارے لیے بہترین خادم ہیں۔

اسی روایت کے سلسلہ میں راوی نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کی بے بضاعتی و بے مالگی
 کا اظہار کیا ہو کہ جب وہ دونوں بسترون پر آرام کے لیے لیٹے تو اوڑھنے کا چادر وہ اس قدر چھوٹا
 تھا کہ جیسا پ دونوں اپنے پیروں کو ڈھانکنا چاہتے تو سر کھل جاتا اور اگر سر ڈھانکنا چاہتے تو
 پیر کھل جاتے تھے۔

حضرت علی جناب سیدہ فاطمہ کی خاطر داری کا بہت خیال رکھتے تھے، اور کوئی بات
 منشاء کے خلاف پسند نہ کرتے تھے، لیکن پھر بھی رسول صلعم اُن کو تاکید فرماتے تھے کہ فاطمہ کے ساتھ
 اچھا برتاؤ کرنا اور دہر حضرت فاطمہ کو بھی بار بار نصیحت کرتے رہتے تھے کہ عورت کا بڑا فرض شوہر کی
 اطاعت و فرمانبرداری ہے آپ ہمیشہ دونوں کے تعلقات میں خوشگوار سی پیدا کرنے کی کوشش
 فرماتے رہتے تھے۔ لیکن زن و شوہر کے تعلقات معاشرت ایسا ہم اور سخت ہیں کہ کیسی ہی
 احتیاط کی جائے پھر بھی کبھی نہ کبھی ایسے اتفاقات پیش آجاتے ہیں جس سے رنج و ملال پیدا
 ہو جاتا ہے جس سے لطف و محبت کی زندگانی میں بد مزگی پیدا ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایک دفعہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ کی خدمت میں دے کر کہا کہ آپ کو ناگوار لگتا ہے
 آپ کبیدہ خاطر اپنے والد بزرگوار رسول صلعم کی خدمت میں گئیں (آپ کے پیچھے پیچھے حضرت
 علی بھی گئے اور ایسی جگہ کھڑے ہو گئے کہ آنحضرت صلعم اور حضرت فاطمہ کی گفتگو سن سکیں،
 حضرت علی کی شدت مزاج و عفتہ کی حرکات کی آپ نے فرمایا اے بیٹی جو کچھ میں کہوں اسکو
 غور و فکر سے سنو اور عمل کرو۔ وہ مرد و عورت ہی کیا جنکے درمیان کوئی امر واقع نہ ہو اور
 یہ کیا ضروری ہے کہ مرد تمام کام عورت کے منشاء کے مطابق ہی کرے اور شوہر اپنی بیوی کو کچھ
 نہ کہے۔ حضرت علی پر اس مصلیٰ نے جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ پھر انھوں نے کوئی ایسی بات
 نہ کی جس سے حضرت فاطمہ کو کبیدہ خاطر ہو تین۔

حضرت علی خود فرماتے ہیں کہ میں چند دفعہ حضرت فاطمہ پر کرتا تھا اُس سے میں دست بردار

ہو گیا۔ اور میں نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم میں اب یہاں سے نہ کروں گا جس سے تم بخیر رہو اور تمہاری دلکشی ہو۔

حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے درمیان جب کبھی خانگی معاملات میں کوئی بخشش ہو جاتی تو آنحضرت صلعم اُسی طرح صلح کر دیتے۔ اور آپ کو ان دونوں کی مصالحت سے غیر معمولی مسرت ہوتی تھی ایک مرتبہ ایسا ہی اتفاق پھر پیش آیا آپ حضرت علی کے یہاں تشریف لائے اُسوقت آپ کے چہرہ مبارک پر کچھ آثارِ رنج و ملال کے نمایاں تھے۔ آپ نے ان دونوں میں صلح کرادی۔ جب باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ مبارک بشاش تھا لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے جب آپ کلمہ میں تشریف لے گئے تو آپ کا چہرہ متغیر تھا اور اب لبشاش ہے۔ فرمایا میں نے ایسے دو شخصوں میں مصالحت کرادی جو مجھے محبوب تھے

آنحضرت صلعم دنیاوی زینت و آرایش کو بہت ناپسند فرماتے تھے اور اولاد کے لیے بھی یہی صورت تھی آپ خود بھی زینت و آرایش کی چیز اولاد کو نہ دیتے تھے اور نہ دوسروں کو دنیا پسند فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو ایک سوئیکا ہار دیا جب آنحضرت صلعم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اے فاطمہ کیا تم لوگوں سے کہلوانا چاہتی ہو کہ رسول اللہ کی لڑکی اُن کا ہار پہنتی ہے حضرت سیدہ فاطمہ نے اُس کو فروخت کرکے اُس کی قیمت سے ایک غلام خرید لیا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلعم کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ نے بطور مقدمہ کلمہ کے دروازوں پر پردے لگا دیے، اور امام حسن، و امام حسین علیہما السلام کو چاندنی کے لنگن پہنا دیے جب آنحضرت صلعم حسب معمول حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو اس ساز و سامان کو دیکھ کر واپس تشریف لے گئے حضرت فاطمہ کو آپ کی اپسی کا حال معلوم ہوا تو سمجھ گئیں کہ مزاج کے خلاف گذر افروا پر دون کو چاک کر ڈالا۔ صاحبزادوں کے

پاتھون سے کنگن اُتار لیے۔

صاحبزادے روتے ہوئے آنحضرت صلم کے پاس گئے، آپ نے فرمایا اگرچہ میرے اہل بیت ہیں مگر میں نہیں چاہتا کہ دنیا کے زخرفات سے آلودہ ہوں۔ اور صحابہ سے فرمایا کہ اسے عیوض ہانھی دانت کے کنگن خرید کر لا دو۔

ابن ہشام بن مغیرہ برادر ابی جہل نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تم عورت اور بنت ابی جہل سے نکاح کرو حضرت علی کا یہ ارادہ آنحضرت صلم کو معلوم ہوا تو آپ کو سخت ناگوار گذرا آپ مسجد میں قیصر شریف لائے اور عمر پر یہ خطبہ پڑھا۔

آل ہشام علی بن ابی طالب سے اپنی لڑکی کا نکاح کرنے کے لیے مجھ سے اجازت چاہتے ہیں لیکن میں اجازت نہ دوں گا البتہ بن ابی طالب میری لڑکی کو طلاق دیکر اُس کی لڑکی سے نکاح کر لیں فاطمہ میری جگر گوشہ ہے جس نے اُسکو ازیت دی گو اُس نے مجھے ازیت دی جس سے اُسے دکھ پہنچے گا اس سے مجھے جی پونے گا۔

ان بنی ہشام بن المغیرۃ استاد ذوقی ان بنی ہشام بن ابی طالب فلا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی ینکح ابنتہم فانما ہی لبعۃ منی یرسبی مارا بھا ویؤذینی ما اذا ہا۔۔۔

اور فرمایا،

اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن خدا کی قسم بک رسول کی بیٹی اور دشمن خدا کی بیٹی دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہر سکتیں۔

وانی لست احرم حلالاً ولا احلّ حراماً و لکن واللہ لا یجتمع بنت رسول اللہ و بنت عدو اللہ أبداً ما۔۔۔

اس خطبہ کا یہ اثر ہوا کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ کی زندگی تک کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔

کسی صاحب کو مبادیہ خیال ہو کہ (معاذ اللہ) آنحضرت مسلم نے صرف اپنی بیٹی پر حرت سنے کی

طہ البور و دوسرائی سے ماخوذ، طہ صحیح بخاری ص ۴۷ ج ۲ - طہ صحیح بخاری ص ۳۸ ج ۲ -

طہ استیعاب ص ۱۷۷

دوسرے سے حضرت علیؑ کو اجازت نہ دی، خطبہ میں یہ الفاظ نہیں اور نہ خطبہ سے دنیاوی مفاد کا ترشح ہے یہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ آنحضرتؐ صلعم نے کوئی دنیاوی فائدہ کبھی نہیں حاصل کیا باوجود رسول خدا ہونے کے اپنی عمر نہایت عسرت و تنگی سے بسر کی تاکہ غافلین دنیا مستند ہو جائیں کہ دنیا کا ملین کے لیے باعث عزت و وقعت نہیں۔

حضرت علیؑ کو اجازت نکاح نہ دینے کے چند وجوہ ہیں اولاً اسوجہ سے کہ اُس سے حضرت فاطمہؑ کو تکلیف پہنچتی اور اس تکلیف کا پہنچنا گویا آنحضرتؐ صلعم کو تکلیف پہنچانا تھا اور آنحضرتؐ صلعم کو تکلیف دینا گویا خداے تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے۔ اور ایسا فعل حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے لیے زیانہ ہوتا۔ دوسرے اسوجہ سے کہ حضرت فاطمہؑ پر بسبب غیرت کے فتنہ و فساد کا احتمال تھا تیسرے آنحضرتؐ صلعم کا اجازت نہ دینا کچھ اسوجہ سے نہ تھا کہ آپؐ دو عورتوں کا جمع ہونا پسند نہیں فرماتے تھے اسلئے مخالفت فرمائی۔ ہرگز ایسا خیال نہ تھا بلکہ آپؐ نے قضاے الکی سے متنبہ فرمایا کہ تقدیر الکی یہی ہے کہ یہ دونوں جمع نہ ہوں گے۔

یحییٰ ابن سعد قطانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن داؤد سے لا اذن الا ان یرید بن ابی طالب ان یطلق ابنتی و یشیخ ابنتھم اسل ارشاد نبی صلعم کے معنی پوچھے تو انھوں نے کہا کہ اللہ نے حرام کر دیا حضرت علیؑ پر کہ وہ حضرت فاطمہؑ کی حیات میں کسی اور سے نکاح کریں کیونکہ کلام اللہ میں ہے وَمَا تَاَمَّ الشَّوَلُ فِیْ ذٰلِکَ وَ مَا تَغْلَمُ عَنْہُ فَاَسْتَحْوَا (ترجمہ) اور (مسلمانو!) پیغمبر جو چیز تم کو لہا تھو اٹھا کر (دید یا کریں وہ لوے لیا کر دو اور جس چیز کے لیے تم کو منع کریں اُس سے دست کش رہو)۔

جب آنحضرتؐ صلعم نے فرمایا کہ میں اجازت نہیں دیتا تو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کو حضرت فاطمہؑ کی موجودگی میں بلا اجازت آنحضرتؐ صلعم کے دوسری عورت سے نکاح درست نہیں۔ عمر بن داؤد کہتے ہیں جبکہ آنحضرتؐ صلعم کا ارشاد ہے، فاطمہ بضعۃ منی یریبینی حال اجماع و یدینی ماذا ہا، تو بیشک حضرت علیؑ پر حرام ہے کہ فاطمہؑ کی موجودگی میں کوئی دوسرا نکاح کریں، اور اس سے آنحضرتؐ صلعم کو تکلیف دینا اور دھماکا لگوانا تو ذوالہول اللہ

کے موافق بھی کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ رسول اللہ تکلیف دینا ہی بوجھ جائے۔

یحییٰ بن سعد قطانی اور عمرو بن داؤد نے اس مسئلہ کو بہت واضح اور مشروح طریقہ سے صاف کر دیا اب کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ وَمَا اتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا اور وہاں کہہ ان لوگو! رسول اللہ سے تمام شکوک محو ہو گئے۔ اور اسی پر کاربند رہنا چاہیے۔

شعار اسلام ہمارا ایمان ہے کہ ہم اُس کو تسلیم کریں اور دل سے عمل کریں رسول اللہ کا ہر فعل ہمارے لئے طریقہ عمل ہے خدائے تعالیٰ متعدد جگہ اپنے رسول کی اطاعت کے لئے فرماتا ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ۔ اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو۔ (آل عمران پارہ ۳)۔
مَنْ جَاءَكَ مِنَ الرَّسُولِ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اُسے اللہ کی اطاعت کی (النساء پارہ ۱)۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَادْكُوا لِلْعَهْدِ، کرو اور اُس سے روگردانی نہ کرو (انفال پارہ ۹)۔
خدائے تعالیٰ اپنے رسول کا مرتبہ بتلا کر بندوں کو مستند کرتا ہے۔

إِنِّي أَنزَلْتُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْ أَمْرٍ مُبِينٍ۔ پیغمبر مسلمانوں پر غور ان کی جانوں سے بھی حق زیادہ رکھتے ہیں
أَرْوَاهُمْ أَمْ لَا أُبْدِ لَهُمْ۔ (اور مسلمانوں کو پاس کی جگہ میں اور پیغمبر کی بیویان (ادب و تعظیم میں) اعلیٰ
مابین ہیں۔ (الاحزاب پارہ ۲۱)۔

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی جان کا پاس کرتا ہے لیکن پیغمبر دن کے حکم کا پاس سے زیادہ کرنا چاہیے۔ جو شخص خدا کے رسول کو قولا و فعلا جانی و مالی کوئی ایذا دے یا اُن کے فعل حکم کو استہزاء فرار دے یا کلمہ جینی کرے تو اُس کے لئے خدائے تعالیٰ تہدید کرتا ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ جَوَگ اللہ اور اس کے رسول کو کسی طرح کی ایذا دیتے ہیں اُن پر دنیا
لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ اور آخرت میں خدا کی پھینکا رہے اور خدائے اُن کے لئے نازل کیا
وَعَدَ لَهُمُ عَذَابًا عَظِيمًا۔ عذاب تیار کیا ہے (الاحزاب پارہ ۲۱)

آنحضرت صلعم نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، اور امام حسنؓ، اور امام حسینؓ سے فرمایا کہ تم لوگوں کی جس شخص سے لڑائی ہے اُس سے میری بھی لڑائی ہے اور جس سے تمہاری صلح ہے اُس سے میری بھی صلح ہے۔ یعنی جن لوگوں سے تم رضامند نہ ہو گے اُن سے میں بھی رضامند نہ ہوں گا اور جس سے تم خوش رہو گے اُس سے میں بھی۔ یہ افضلہٴ محبت کا انتہائی اثر ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو بوقت میری شادی حضرت فاطمہؓ سے ہوئی تو میرے اور فاطمہؓ کے لیے کوئی بستر نہ تھا صرف ایک بھڑکی کھال تھی رات کو اُس پر لیٹ رہتا تھا اور دن میں اُس سے شکریہ کا کام لیتا تھا اور نہ کوئی خادم تھا۔

ایک دفعہ حضرت علیؓ نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ آپ ہم دونوں (فاطمہؓ و علیؓ) میں سے کس کو زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم سے زیادہ فاطمہؓ محبوب ہو اور فاطمہؓ سے زیادہ تم عزیز ہو۔

آنحضرت صلعم کی سرگوشی مشہور روایت کے مطابق حضرت فاطمہؓ کی عمر اُنٹیس سال کی تھی کہ وحادثہ بجا نکلا۔ والد بزرگوارؐ اس صلعم کا سایہٴ عاطفت سر سے اٹھ گیا یہ صرف داغِ غم نہ تھا بلکہ داغِ میتی تھا۔

آنحضرت صلعم کی محبوب ترین اولاد آپ ہی تھیں، اور دوسرے آنحضرت صلعم کی اولاد میں صرف آپ ہی کا وجود گرامی یہ صدر مہ جانا کہ اُنھنے اور رونے کے لیے باقی تھا۔

حضرت عائشہؓ صدیقہٴ فرمائی ہیں کہ وفات سے قبل آنحضرت صلعم کے پاس میں بیٹھی ہوئی تھی کہ فاطمہؓ آئیں تو آنحضرت صلعم نے مجھ یا بنتی، لکڑی یا این یا این جانب بٹھا لیا پھر آپ نے اُن کے کان میں چچ فرمایا وہ رونے لگیں پھر دوبارہ کچھ کان میں فرمایا تو ہنسنے لگیں تجھے برا تعجب ہو اور مجھ سے نہ را کیا میں نے فاطمہؓ سے پوچھا یہ کیا بات ہو اس سے قبل میں نے ایک میز پر روئے اور ہنسنے کا اقصا نہیں دیکھا جیسا کہ اس موقع پر دیکھا۔ فاطمہؓ نے جواب دیا میں یہ کہنے کے لیے باپ کا راز فاش نہ کروں گی جب رسول صلعم کا وصال ہو گیا تو میں نے پھر فاطمہؓ سے کہا اُس روز روئے اور ہنسنے کا کیا سبب تھا فاطمہؓ نے کہا چونکہ آنحضرت صلعم

اس عالم سے تشریف لے گئے۔ اسلئے اب میں اُس واقعہ کو بیان کرتی ہوں دو پہلی مرتبہ تو آنحضرت صلم نے فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام سال میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا دور کرنے تھے اس کے خلاف معمول سال میں دو بار دور کیا اس سے قیاس ہوتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب لگیا ہے اور تم میرے اہل بیت میں سے پہلے مجھ سے لوگی۔ اس پر میں روئے لگی پھر اپنے دوبارہ فرمایا کیا تم اس کو پسند نہیں کرتیں کہ تم دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔ میں یہ سنکر منہ نہ لگی۔ وفات سے قبل جب آنحضرت صلم پر غشی طاری ہوئی تو حضرت فاطمہ فرماتی تھیں۔

اَوَّلَکِیَا جَاہِلًا، ہائے میرے باپ کی بچپنی۔ اس پر آنحضرت صلم نے فرمایا تمہارا باپ جسکے بعد پھر بچپن نہ ہوگا۔

یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلم کی وفات کے بعد تک بنات طلیبات میں صرف حضرت فاطمہ کا وجود گرامی تھا لیکن حقیقتاً امر یہ ہے کہ آپ پر بہت بڑی مصیبت پڑی اور آپ کی زندگی بھی اُسی دن ختم ہو گئی۔ جس دن یہ صدمہ جانکاہ دیکھنا نصیب ہوا۔

کتب سیر میں مذکور ہے کہ وفات کے بعد حضرت فاطمہ بہت رنجیدہ رہا کرتی تھیں چنانچہ بقیۃ ایام حیات میں آپ کو کسی نے نہ ہنستا ہوا نہیں دیکھا۔

جب آنحضرت صلم کی تحسین و تکفین سے صحابہ فارغ ہو کر حضرت فاطمہ کی خدمت میں آئے اور آپ کی تسلی و تسفی کرنے لگے تو آپ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا تم رسول اللہ کو دفن کر لے اُنھوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ تم نے کئی من خاک کے بیچے آنحضرت کو دبا دیا۔

آنحضرت صلم کی قبر پر آپ تشریف لے گئیں وہاں روئیں اور ایک مشت خاک قبر شریف سے لیکر آنکھوں سے لگائی اور یہ دو شعر پڑھے۔

مَآذِ اَعْلٰی مِنْ شَمِّ ثَوْبِ بَرِّ اَحْمَدؑ کیا پائے اُس شخص کو کہ خاک نزار مبارک آنحضرت صلم
اِنْ اَلَيْسَ مِنْ عِلَآءِ اَنْحُوَالِیَا سو گئے وہ لازم ہو اُس پر کہ بھرا وہ تمام کوئی خوشبو لگے

لیکن طبقات کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ بیمار ہو میں اور حضرت ابو بکرؓ آپ کو دیکھنے کے لئے گئے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت علیؓ نے اپنی پودھی سیدہ حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ ابو بکرؓ اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کو تو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں چنانچہ وہ اندر آئے مزاج پرسی کی اور معذرت چاہی آپؐ نے ان سے خوش ہو گئیں اور کوئی رنج و دل میں نہ رہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گو پہلے بہت ناراض ہوں لیکن بعد میں آپؐ خوش ہو گئیں اور گزشتہ باتوں کا کچھ نہیں خیال کیا۔

وفات

وفات حضرت فاطمہ سیدہ عالم کی اور تین بہنیں جس طرح عین جوانی کی حالت میں گذر گئیں اسی طرح حضرت فاطمہ نے آنحضرت صلیم کی وفات کے آٹھ ماہ بعد اور بعض کے نزدیک ۱۰ یوم کے بعد اس دنیا سے کو چ کیا۔ اور بعض کے نزدیک دو مہینے اور بعض کے نزدیک چار مہینے لیکن صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلیم کی وفات کے چھ مہینے بعد بہ عمر اسی سال ۱۲ سال ۷ رمضان المبارک ۱۱ھ ہجری راہزن اسے فر دوس برین ہوئے۔

آنحضرت صلعم کی پیشینگوئی کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے لوگ پوری ہوئی۔
 اُنتریس سال کی عمر اسی وقت تسلیم کی جاسکتی ہے جبکہ سنہ ولادت پانچ سال قبل نبوت
 تسلیم کیا جائے۔ اگر سترہمہ محمدی سنہ ولادت مانا جائے تو یہ عمر نہیں ہو سکتی ہاں اگر چوبیس سال
 عمر تسلیم کی جائے تو البتہ سنہ مذکور کے مطابق یہ سن شریف ہو سکتا ہے لیکن اگر باب سیرے
 اُنتریس سال بالاتفاق تسلیم کیا جس سے سنہ ولادت پانچ سال قبل نبوت
 ثابت ہوتا ہے۔

واقعی مؤرخ لکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کا انتقال ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری
میں ہوا۔ حضرت عباس نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور حضرت علی اور فضل و حضرت عباس
نے قبر میں اتارا۔

آپ کے مرض الموت کے متعلق صحیفہ تلخیص اہل رسالت میں مگر جہان تک معلوم ہو سکا وہ یہی ہے کہ آپ کا انتقال کسی ایسے سخت مرض میں ہوا کہ جسکی وجہ سے کچھ عرصہ تک صاحب فرماں رہیں

اُم سلمہ کہتی ہیں کہ سبقتِ حضرت فاطمہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو حضرت علیؓ میں تشریف
 نہیں رکھتے تھے حضرت فاطمہ نے مجھ سے کہا کہ بانی کا انتظام کر دو میں غسل کر دوں گی اور صاف و عمدہ
 کپڑے نکال دو وہ پہنوں گی چنانچہ میں نے یہ سب انتظام کر دیا۔ آپ نے خوب اچھی طرح
 غسل کر کے کپڑے پہنے پھر فرمایا کہ میرا بستر کر دو میں لیٹوں گی میں نے بستر بھی کر دیا وہ بستر
 قبلہ رو لیٹ گئیں اور مجھ سے فرمایا اب مفارقت کا وقت قریب ہو میں غسل کر چکی ہوں اس لیے
 اب غسل کی مکر ضرورت نہیں ہے اور نہ اب میرا بدن کھل جائے۔ چنانچہ اسکے بعد ہی انتقال ہو گیا
 جب حضرت علیؓ آئے تو میں نے یہ واقعہ بیان کیا اُنھوں نے اُسی غسل پر اکتفا کیا اور اُن کو
 دفن کر دیا۔ یہی روایت کتابِ صابین اُم رافع سے مروی ہے۔

جنازہ میں بہت کم لوگوں کو شرکت کا موقع ملا اس کی وجہ یہ تھی کہ رات کو انتقال ہوا اور حضرت
 علیؓ سے وصیت کر دی تھی کہ میں رات کو دفن کر دی جاؤں چنانچہ رات ہی کو دفن کر دی گئیں
 جو نہ رات کا وقت تھا لوگوں کو وفات کی خبر نہ ہو پرخ سکی۔ اس لیے اکثر لوگ شرکتِ دفن
 سے محروم رہے۔

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ کے مزاج میں انتہائی شرم و حیا تھی جیسا کہ وفات کا وقت قریب آیا تو
 آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس سے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں ہو کہ عورت کا جنازہ قبرستان
 تک کھلا ہوا جائے اس میں بے پردگی ہوتی ہے اور مرد و عورت کے جنازہ میں کوئی تفریق نہیں
 رکھی گئی، مرد بڑا کرتے ہیں کہ جنازہ کھلا ہوا لیجاتے ہیں یہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے حضرت اسماء
 نے کیا یا بنت رسول اللہ میں نے حبش میں ایک بہترین طریقہ دیکھا ہے اگر آپ حکم دین تو
 وہی طریقہ پیش کر دوں۔ یہ لکڑی کی چند شاخیں منگوائیں اور ان پر کڑا اناج جس سے ایک پردہ
 کی صورت نکل آئی۔ آپ کو یہ طریقہ بہت پسند آیا اور بہت خوش ہو گئیں۔ چنانچہ آپ کا جنازہ
 اُسی طرح پردہ میں قبر تک گیا۔ اور سلام میں ہی پہلی خاتون ہیں جس کا جنازہ اس طریقہ سے
 اُٹھایا گیا۔ آپ ہی کی ذات مقدس نے اس پردہ کو رائج کیا اور آج تک اسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

طبقات صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴،

اپنے بے حد حضرت زینب بنت جحش کا بھی جنازہ اسی طرح اٹھایا گیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب بخیمین و تکفین سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے تو مغرم و محزون اور بہت پریشان تھے۔ اسی شدت غم و الم میں آپ نے یہ شعر پڑھے۔

ارحی علی الدنیا علی کثیر عجب میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ میں دنیا کی بیماریاں بکثرت

و صا جھاحتی المات علیؑ پیدا ہو گئیں ہیں اور اہل دنیا جیسا کہ میں ہوں بیماریاں ہر

لکل اجتماع من خلیلین فرقة ہر یک جانی (ہر محل) کے بعد دو تنوں کی مفارقت

وکل الذی درن الفراق قلیلؑ چھ جانی ہو اور وہ زمانہ جو فراق کے ساتھ ہوتا ہو وہ غور ہوتا ہو

وان افتقاد فی طابا بعد احمدؑ رسول صلعم کے بعد فاطمہ کی مفارقت اس بات پر دلالت

دلیل علی ان لا یدوم خلیلؑ کرتی ہے کہ دوست ہمیشہ نہیں رہتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت فاطمہ کی قبر تشریف پر روزانہ تشریف لیجاتے اور حضرت فاطمہ کو یاد کر کے یہ شعر پڑھتے تھے۔

خدا یا کیا جو میرے واسطے کہ میں قبر میں پرگنہ بنا ہوں

در خالیکر جب کہ قبر کو جان بسلام کرنے والا چھوٹا ہوتا

لیکن حبیب کی قبر میرے سلام کا جواب نہیں دیتی

لے قبر چمکو کیا ہو گیا، وہ پکارنے والے کو کوئی جواب

نہیں دیتی، معلوم ہوتا ہے کہ لوٹنے میں میرے بعد آکر نہیں آئے

دو تنوں کی رحمت (رحمتی) کو کھد کر دیا (منتقطع کر دیا)

مالی مریت علی القبر و مسلما

قبر الحبيب فلم یدجوا بی

یا قبر مالک لا تجیب نادیا

امللت بعدی خلۃ الاحباب

اس شعر کے جواب میں حضرت علی کو (حضرت فاطمہ کی طرف سے) ہاتھ غیبی نے یہ جواب دیا۔

جیسے کہ میں نے ذکر جواب میں لکھا ہے اس پر پھر جواب

دیا اور یہ طاق ہے کہ میں نے بھی فرمایا ہے

قال الحبيب: کیف لی مجوابکم

وانا ارحم من عباد الی و تراب

اے استیغاب میری طرف سے در پشور صفت ہے، ۱۵۲۷، انور صفت ہے، ۱۵۲۸، سید الشاہ

صفت ۳۶، و صفت ۱۵۲۸،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فِیْ نَفْسِکَیْکَ

وَحِجَّتِیْ عَنْ اَهْلِیْ وَعَنْ اَنْتَرَابِیْ

فَعَلِیْکَ مِنْیَ السَّلَامِ تَقَطَّعَتْ

مِنْیْ مَنْکُمْ خَلَّةُ الْاَحْبَابِ

کیف ڈھیر میں بی ہوئی ہوں مٹی نے میرے تمام

محاسن کو کھالیا اور میں تم کو بھول گئی اور میں اپنے

اہل و عیال کو لوگوں سے پوشیدہ ہو گئی ہوں -

تم کو میری طرف سے سلام پہنچے (اور انیس) مجھ سے

اور تم سے دوستی کی رستی منقطع ہو گئی -

دفن اواقفی کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن ابی لیسٰی سے کہا کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت فاطمہ کی قبر مقام بقیع میں ہے۔ اب کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ مقام بقیع میں وہ دفن نہیں کی گئیں لیکن دردار عقیل، میں دفن کی گئیں ان کی قبر اور راستہ کے درمیان تقریباً سات ہاتھ کا فاصلہ ہے۔

شرفِ فضیلت اس امر میں محدثین کا اختلاف ہے کہ اس امت میں شرفِ فضیلت کسکو حاصل ہے۔ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ کو فضیلت قرار دیا ہے، کسی نے حضرت فاطمہ کو۔ لیکن عام مسلمانوں کا اعتقاد یہی ہے کہ حضرت فاطمہ افضل ہیں۔ پھر اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ حضرت خدیجہ افضل ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہ۔

لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ حیثیتیں مختلف ہیں۔ اولیت اسلام، اور ابتدائی کوششوں، اور تصدیق رسالت، اور آنحضرت صلعم کی اعانت و امداد کے لحاظ سے حضرت خدیجہ افضل ہیں۔ اور علم و عظمت، ذکاوت، ذہانت، عقلمندی کو دیکھتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ کا مرتبہ زیادہ ہے۔

بعض لوگ یہ بتیال کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کی فضیلت اسوجہ سے ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی ہیں۔ لیکن یہ خیال صرف حسن اعتقاد پر ہے۔ ان کی ذاتی خوبیوں کا مجموعہ جو ہر خود ان کی فضیلت پر دال ہے۔ اسلام نبی جیسی شرافت کا لحاظ نہیں رکھتا، نہ ہر ذہن پر خود ایک ایسا وصف ہے جو اپنے معیار کے اعتبار سے ہر خوبی کے لیے کفیل ہو سکتا ہے۔

۱۔ حضرت صلعم نے خود ایک مرتبہ حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں تمہارا باپ ہوں، آخرت میں تمہاری مدد کرونگا میں بلا اذن کسی کی شفاعت نہ کروں گا تم خود عمل صالح کرو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اسی سے امداد چاہو اور یہ سمجھ لو کہ آخرت میں کوئی چیز سولے عمل صالح کے فائدہ مند نہیں ہے۔

حضرت امامہؑ

نام

امامہ نام ہے، ان کے والد ماجد حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد اللہ بنی۔ اور والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت رسول اللہ ہیں۔

ولادت

اپنے نانا آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پیدا ہوئیں۔

نکاح

آنحضرت صلعم کی حیات مبارک میں جب سن شعور کو پہنچیں تو ان کی شادی کی نہ کر ہوئی۔ چونکہ حضرت فاطمہؑ کا انتقال ہو چکا تھا اور حضرت فاطمہؑ کی وصیت بھی یہی تھی کہ میرے بعد حضرت علیؑ امامہ سے عقد کریں۔ اسلئے حضرت امامہ کا عقد حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے کر دیا گیا۔

حضرت امامہ کی شادی کا سرانجام زبیر بن العوام کے ہاتھوں ہوا تھا اسلئے کہ حضرت ابو العاص نے انھی کو حضرت امامہ کے نکاح کرنے کی وصیت کی تھی۔

جب حضرت علیؑ سلمہ بن ہریرہ سے تو اس خیال سے کہ معاویہ حضرت امامہ سے عقد نہ کر لیں۔ آپ نے معاویہ بن نوفل کو وصیت کی کہ تم میرے بعد امامہ سے عقد کر لینا چنانچہ حضرت علیؑ کے انتقال اور عدت گذرنے کے بعد معاویہ بن نوفل سے عقد ہو گیا۔

۱۔ طبقات صفحہ ۲۷۰ اسد الغابہ صفحہ ۲۷۰ استیعاب صفحہ ۲۷۰ دلائل الشوریہ صفحہ ۶۵، ۶۶ ایضاً،

۲۔ اسد الغابہ صفحہ ۲۷۰ استیعاب صفحہ ۶۵، ۶۶۔

عام حالات جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال مبارک تھا وہی پشیرا یا یعنی حضرت معاویہ نے مردان کو خط لکھا کہ امامہ کو پیغام دو اور ایک ہزار دینار اس تقریب میں صرف کرو، لیکن جب حضرت امامہ کو یہ خبر پہنچی تو مغیرہ بن نوفل کو اطلاع دی۔ مغیرہ بن نوفل نے فوراً حضرت امام حسن علیہ السلام کی اجازت سے حضرت امامہ سے نکاح پر بٹھالیا۔ حضرت امامہ آنحضرت صلعم کو زیادہ محبوب تھیں حتیٰ کہ اوقات نماز میں بھی جدا نہ فرماتے تھے۔ نماز پڑھتے وقت شانہ مبارک پر بٹھالیتے تھے جب رکوع میں جاتے تو شانہ مبارک سے اٹار دیتے۔ اور جب سجدہ کر کے سر مبارک اٹھاتے۔ تو پھر کاندھے پر بٹھالیتے۔ اس طرح پوری نماز ادا کرتے تھے۔ یہ انتہائی محبت کا تقاضا تھا۔

ایک دفعہ کہیں سے تحفہ میں ایک ہار آیا۔ آنحضرت صلعم گھر میں تشریف لائے اور فرمایا یہ ہار میں اسکو دون کا جو میرے اہل بیت میں مجھے زیادہ محبوب ہوگا۔ آدوا ج مطہرات کو خیال ہو کہ شاید حضرت عائشہؓ کا حصہ ہوگا۔ لیکن آپ نے حضرت امامہ کو بلایا اور اُن کے گلے میں وہ ہار پہنا دیا۔

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تحفہ میں ہار نہیں آیا تھا بلکہ ایک سونے کی انگوٹھی تھی۔ جو تجاشی نے بھیجی تھی۔ آپ نے وہی حضرت امامہ کو دیدی تھی۔

اولاد بن نوفل کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔

مغیرہ بن نوفل کے صلے ایک لڑکا بھیجی پیدا ہوا اور اسی نام سے مغیرہ بن نوفل کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔

وفات حضرت امامہ کی آخری زندگی مغیرہ بن نوفل کے ساتھ بسر ہوئی حتیٰ کہ آپ کا انتقال بھی مغیرہ بن نوفل کے گھر میں ہوا۔



۱۔ اسد الغابہ صفحہ ۱۰۰ و استیعاب صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۱۔ و طبقات صفحہ ۱۰۱ و اسد الغابہ صفحہ ۱۰۱ و استیعاب صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹ اسد الغابہ صفحہ ۱۰۱ و استیعاب صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹ و در المنثور صفحہ ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳،

حضرت لبابۃ الکبریٰ

نام { ان کا نام لبابۃ ہے، الکبریٰ لقب، اور ام الفضل کنیت ہی، یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور و معروف ہیں، ان کے والد ماجد حارث بن حزن الہلالی تھے، اور والدہ ہند (خولہ) بنت عوف قبیلہ کنانہ سے تھیں۔۔۔

نکاح { ام الفضل (لبابۃ) کا نکاح حضرت عباس بن عبدالمطلب سے ہوا۔ (جو کہ آنحضرت کے عم محترم تھے)۔

اسلام { ام الفضل (لبابۃ) خواتین مکہ میں پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ بنت خویلد (زوجہ بنی صلعم) کے بعد اسلام لائیں۔

ہجرت { حضرت عباس بن عبدالمطلب کے اسلام لانے کے بعد حضرت ام الفضل (لبابۃ) نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

فضل و کمال { حضرت ام الفضل (لبابۃ) نے آنحضرت صلعم سے تقریباً بیس احادیث روایت کی ہیں، جنکے اکثر راویوں کے نام یہ ہیں۔ عبد اللہ، تام، انس بن مالک، عبد اللہ بن حارث، عمر، کریم، قابوس،

خاص خصوصیت { آنحضرت صلعم کے قبل بعد نبوت کسی خاتون کو یہ شرف حاصل نہ تھا کہ آپ کا سر مبارک اپنی گود میں رکھ کر بال صاف کرتی۔ کنگھی کرتی

یا مسیر لگاتی اور نہ آنحضرت صلعم اس کو پسند فرماتے لیکن یہ شرف و عزت خصوصیت سے ام الفضل (لبابۃ) ہی کو حاصل تھا کہ سر مبارک اپنی گود میں رکھ کر آپ کے بال صاف کرتیں۔

عام حالات { رسول صلعم ام الفضل کے گھر ان کو دیکھنے اکثر تشریف لے جاتے تھے۔ اور

طبقات صفحہ ۲۰۳، واسطیہ صفحہ ۵۲۹، مستجاب صفحہ ۶۶، طبقات صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴

اسد الغابہ صفحہ ۵۲۰ ۵۲۱ طبقات صفحہ ۲۰۳۔۔۔

حسین علیہ السلام نے آنحضرت صلعم پر پیشاب کر دیا اُم الفضل نے اُن کو آپ کی گود سے لے لیا اور غصہ سے جھڑکا اور کہا تم نے آنحضرت صلعم پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم نے میرے بچے کو جھڑکا کر مجھے تکلیف دی پھر پانی سے پیشاب دھویا۔

اُم الفضل نسبت دیگر خواتین کے اولاد کی طرف سے بہت زیادہ خوش نصیب **اولاد** تھیں۔ اُن کی کل اولادین نہایت قابل تھیں۔ ابو الفضل، عبداللہ، عبید اللہ، مقبر، قثم، عبدالرحمن، ام حبیبہ، یہ سب اُم الفضل کی باقیات صالحات ہیں۔
عبدالرشید بن زید اھلالی شاعر اُم الفضل کی خوش قسمتی پر فخر و ناز کرتا ہوا یہ شعر لکھتا ہے۔

ما ولدت نجیۃ من خل	نہیں جنی کوئی شریف زادی کسی شریف مرد سے مثل
کستہ من بطن اُم الفضل	ان چھ بچوں کے اُم الفضل کے بطن سے ہیں۔
اکرم بها من کملہ رکھل	کس قدر اچھی اور ہر نوع پر اولاد کہ قدر اچھا اور ہر مرد پر جو کہ
عم البنی المصطفیٰ ذی الفضل	نبی برگزیدہ صاحب فضل اور خاتم الانبیاء اور
وخاتم الرسل وخیر الرسل	بہترین پیغمبر کے چچا ہیں۔

اُم الفضل نے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں داعی اجل کو لبیک کہا **وفات** اُس وقت اُن کے شوہر حضرت عباسؓ زندہ تھے۔

حضرت فاطمہ رضی

نام فاطمہ نام ہے، ان کے والد قیس بن خالد الاکبر بن دہر تھے، اور والدہ اُمیمہ بنت ربیعہ بن قبیلہ کنانہ سے تھیں۔ اور ان کے بھائی ضحاک تھے، فاطمہ اپنے بھائی سے دس سال بڑی تھیں۔

نکاح ابو عمر و حفص بن مغیرہ سے نکاح ہوا تھا۔

ہجرت ہجرت کے پہلے دور میں جبکہ عورتوں نے مکہ سے ہجرت کی اُس میں یہ بھی شامل تھیں۔

فضل و کمال یہ نہایت عقلمند، سمجھدار، ادیب، فاضلہ، صاحبِ ارادہ، ناقبِ الفکر، ذی کمال خاتون تھیں۔ اکثر ثقہ راویوں نے اُن کے حوالہ سے چند احادیث کی روایت کی، جو حسین سے بعض کے نام یہ ہیں۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو سلمہ، قاسم بن محمد، ابوبکر بن ابوالجہیم، سعید بن مسیب، عروہ، عبد اللہ بن عبد اللہ، اسود، سلیمان بن یسار، عبد الرحمن بن عاصم، یحییٰ بن یحییٰ۔

جب حضرت عمر بن الخطابؓ نے ہجری ۳۳ء میں شہید ہوئے تو مجلس شوریٰ انھی حضرت فاطمہ کے گھر منعقد ہوئی۔ چونکہ فاطمہ ایک عقیدہ، فقیہہ، ذی علم، صاحبِ ارادہ خاتون تھیں اسلئے ان سے بھی مشورہ لیا جاتا تھا۔

عام حالات جبکہ حضرت علی علیہ السلام سلمہ میں بن کی طرف ایک لشکر لیکر جا رہے تھے اُن کی ہمراہی میں حضرت فاطمہ کے شوہر ابوبکر و یحییٰ تھے، سداوتہ وقت ابوبکر نے اپنے وکیل نکاح عیاش بن ابی ربیعہ کی معرفت اپنی بڑی فاطمہ کو آخری طلاق

۱۔ متبع ۲۷۷ھ کو اسد القاب ص ۵۲، و در المنثور ص ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱

اور ستودہ صفات سے بھی مرتب تحقیق ایک دفعہ اُن کے شاگرد شعبی اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت فاطمہ نے حسب عادت اور عجب تمدن و معاشرت و مراسم و وجہ کے مطابق اپنے شاگرد کی ضیافت خرچے اور ستودہ کی یہ ایک کا اخلاق و اخلاص تھا۔

کوفہ میں اقامت [بیہ حضرت فاطمہ کے شوہر حضرت اسامہ بن زید نے ۷۴ھ میں اس دنیا کے
 فانی ت کو رح کیا آ حضرت فاطمہ اس حادثہ جانکاہ سے بہت غموں و محزون
 رہنے لگیں اور اس کے بعد پھر دوبارہ نکاح کرنے پر آمادہ نہ ہوئیں ۔

عدت گذرنے کے بعد جب یہ بدستور اپنے زمانہ امارت میں حضرت فاطمہ کے بھائی ضحاک کو عراق کی گورنری پر مامور کیا تو حضرت فاطمہ کو فہم چلی گئیں، اور اپنے عزیز بھائی کے پاس سکونت

ایک واقعہ کی تائید عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کو سعید بن زید کی صاحبزادی منسوب تھیں جب قرآن پاک سے عبد اللہ نے اُن کو تین طلاقیں دیدیں تو حضرت فاطمہؑ چونکہ اُن کی خالہ بیوی تھیں اس لئے انھوں نے اِقْتِصَالَیٰ محبت کیلئے یہاں تک تھمیرے پاس آ جاؤ۔

بسمہ دان کو ان کی تلبی کی خبر ہوئی تو تبصرہ کنیز کو حضرت فاطمہ کے پاس یہ پیغام دیکر بھیجا کہ مدت کے قبل بلائے کا کیا سبب ہے، حضرت فاطمہ نے جواب دیا کہ میں شریعت کی متبع اور آنحضرت صلعم کے ارشادات کی تعمیل کرنے والی ہوں اس سے قبل میرے واقعہ پر آنحضرت صلعم نے جو حکم دیا تھا وہ یہی تھا کہ اس کے بعد اپنے اپنے واقعہ سے مطلع کیا اور اسکی تائید ان آیات شریفہ سے کی۔ اِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَقُوهُنَّ بِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَالْقَوْلُ لِلَّهِ رَدُّهُنَّ إِلَى الْبُيُوتِ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فَاِذَا خَرَجْتُمْ مِّنْ بُيُوتِکُمْ لِتَتَدَفَّقُوا فِي الْمَسَاجِدِ لِتَسْمَعُوا کَلِمَۃَ اللّٰهِ وَتَذَکَّرُوْا بِاَلْوَاۤئِکُمۡ لَعَلَّکُمْ تَرْجِعُوْنَ اِلَیْہِمْ اِنْ کُنْتُمْ رَاٰیۤہُمْ فَاُولٰٓئِکُم مَّا رَدُّوْا عَلَیْکُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ لَا رَاٰیۤہُمْ فَاُولٰٓئِکُم مَّا رَدُّوْا عَلَیْکُمْ فَاِنْ کُنْتُمْ لَا رَاٰیۤہُمْ فَاُولٰٓئِکُم مَّا رَدُّوْا عَلَیْکُمْ

جب تم ایسے ہو یا وہ کو طلاق دیتا چاہو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو (اور طلاق کے بعد
 عدت شمار کرنے لگو۔ اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرنے رہو (عدت میں) ان کو
 ان کے عہدوں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ تکلیفیں ہرگز کہ کلمہ کھلا (کوئی) بے حیائی (کا کام) کر سکیں
 تو ان کا نکاح نہ کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ مراجعت کی صورت تھی۔ اور دوسرا حکم یہ ہے کہ

فَاِذَا بَلَغَ الْبُلُوْغَ فَاُمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَحْرُوْفٍ بِمَرْجَبٍ
 عورتیں اپنی عدت پوری کرنے پر آمین تو دیا تو رجوع کر کے (سیدھی طرح اُن کو اپنی زوجیت
 میں) رکھے رہو یا سیدھی طرح ان کو خست کر دو۔

اس بنا پر تن طلاق کے بعد کسی بات کا احتمال در شبہ نہیں ہے اور دوسرے تمہارا ذاتی
 خیال بھی یہ ہو کہ عورت تا وقتیکہ حاملہ نہ ہو اُس کو نان نفقہ نہیں دینا چاہیئے۔ لہذا اب تم کو
 اُس کے روکنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے۔

شرعیۃ اسلامی میں طلاق اگرچہ بہت ہی ناپسندیدہ بات ہے لیکن اگر مرد کو مطلقاً اُس کا اعتقاد
 نہ دیا جائے تو بعض صورتوں میں بڑے بڑے فسادات کا احتمال ہو جیسا کہ دوسری قومن
 میں دیکھا جاتا ہے اُن کے مذہب میں طلاق نہیں گنجھوری اُن کو اسلامی قاعدے کی
 طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، اسلام نے طلاق جائز رکھی ہے مگر اس میں بڑی احتیاط
 کی ہے کہ حتی الامکان طلاق کی نوبت نہ آئے۔ اور اگر آئے تو زن و شو میں کسی کی حق
 تلفی نہ ہو، اولاً حیض کے دنوں میں طلاق کا دینا منع ہے، اس میں مصلحت یہ ہے کہ ان ایام
 میں میان بیوی چارونا چار ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں۔ تعجب نہیں کہ علیہ کی
 طلاق کی محرک ہو اچس کو طلاق دینا ہو تو ایسی حالت میں کہ عورت غسل سے فارغ ہو چکا
 تاکہ ظاہر ہو جائے کہ داعیہ طلاق قوی ہے۔ پھر طلاق کے بعد عدت ہے اس میں ایک
 نسب کی احتیاط ہے کہ عدت کی مدت میں متوازی تین بار عورت کو دن آجائیں گے تو
 ابھی طہرت الطہان ہو جائیگا کہ حل سے نہیں ہے۔

اگر عورت حمل سے ہو تو اُس کی عدت وضع حل تک ہے عدت میں مرد عورت کو اچھا موقع
 دینا لیا ہے کہ شاید اور مرد اپنی طلاق کو واپس لے جس کو مطلقاً شرع میں رجعت
 کہتے ہیں پھر طلاق میں اُس کا بھی لحاظ ہوتا ہے زیادہ اور بطور عدت عورت کا وقت عدت
 میں ضائع نہ ہو اور اُس کو جو زندگی عدت پوری کرنے کا موقع دیا جائے ایسے شروع
 سورت ہیج نہ دیا گیا ہو نہ جب عورت غسل کرے اس وقت اس کو طلاق دیا جائے، عورت

حاصل ہونے کی صورت میں بچنے کے درود پلانے کا موقع ہی جو اُس کے واسطے شائع نہایت عمدہ انتظام کر دیا ہے اور یہ سب احکام اُن آیتوں میں صراحت کیا تھا مذکور ہیں۔

اسلام میں حکم ہے کہ مطلقہ عورتین عدت کے دن اپنے شوہر ہی کے گھر میں گزاریں اس حکم کے تحت صرف فاطمہ بنت قیس کی شہادت ہو کہ اُن کے شوہر نے اُن کو طلاق دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے اپنے شوہر کا گھر چھوڑ کر دوسرے گھر میں جا کر رہیں، فاطمہ اس واقعہ کو بیان کر کے اجازت انتقال مکان پر استدلال کرتی تھیں (جیسا کہ اپنی بھانجی بنت سعید بن زید کے لیے کیا) حضرت عائشہ صدیقہ کے زمانے میں اس واقعہ کی سند سے، ایک معزز باپ نے اپنی مطلقہ بیٹی کو شوہر کے گھر سے بلوایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس عام حکم اسلامی کے مخالفت پر سخت اعتراض کیا مروان اس زمانہ میں مدینہ کا گورنر تھا اُس کو کہلا بھیجا کہ تم سرکاری حیثیت سے اس معاملہ میں دخل دو اور نفس مسئلہ کی نسبت فرمایا کہ اس واقعہ سے عام استدلال جائز نہیں۔ فاطمہ کا واقعہ یہ تھا کہ فاطمہ کے شوہر کا گھر شہر کے کنارے پر تھا اور رات کو جانوروں کا خوف رہتا تھا غیر محفوظ اور خوفناک مقام تھا۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اجازت دی کہ تم دوسری جگہ عدت کا زمانہ گزار دو۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے فاطمہ کا استدلال انتقال مکان پر ایک ضعیف استدلال معلوم ہوتا ہے کیونکہ واقعہ کی نوعیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مصلحتی اس امر پر مجبور نہیں کرتا کہ وہ ایک عام حکم شرعی سمجھا جائے لیکن وہ ایک مخصوص حکم تھا جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ظاہر ہوا۔

کتب سیرت میں حضرت فاطمہ کے سنہ وفات کا پتہ نہیں چلتا لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

وفات { کے زمانہ خلافت تک زندہ رہیں }“

حضرت خنساء

نام اصل نام حاضر ہے لیکن حسبی، وچالاک، اور حسن و جمال کی وجہ سے خنساء (جس کے معنی ہرنی کے ہیں) کے لقب سے یاد کیجاتی ہیں بہ نسبت نام کے اُن کا لقب زیادہ مشہور ہے، نجد کی پہنے والی تھیں، اُن کے والد کا نام عمرو بن العزیر بن رباح ہے جو قبیلہ قیس کے خاندان سلیم سے تھے۔

نکاح اُن کا پہلا عقد راحہ بن عبد العزیز المسلمی سے ہوا اُس کے انتقال کے بعد دوسرا عقد مرد اس بن ابو عامر سے ہوا۔

اسلام جب اُن کو مکہ سے آفتاب سالٹ طلوع ہوا اور اُس کی شاعری ایک عالم پر تو نگن ہوئیں تو حضرت خنساء کی آنکھیں اُس صداقت پاش نورانیت سے جھپک گئیں، اور وہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ مدینہ میں جناب سرور عالم کی بارگاہ نبوت میں شرف اسلام سے بہرہ اندوز ہوئیں۔

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اُن کے اشعار سنتے رہے اور اُن کی فصاحت و بلاغت پر تعجب فرماتے رہے۔

صبر و استقلال و بیٹوں کو حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت مسلمہ میں جب قادیسیہ کی جنگ شرکت جنگ کیلئے ترغیب ہوئی جس میں ایرانیوں نے بڑی طاقت سے مسلمانوں کا مقابلہ کیا اُس میں حضرت خنساء اپنے بیٹوں کے جنگ میں موجود تھیں۔ رات کے وقت بیٹوں کو جنگ میں شرکت کے لئے جو مؤثر تلقین کی تھی وہ یہ تھی،

اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو، اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو، اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو، اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو،

اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو، اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو، اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو، اے اسد اللہ! جہاد و شہید ہو،

اے میرے پیارے بیٹو!

تم اپنی خوشی سے اسلام لائے، اور اپنی رضامندی سے تم نے ہجرت کی، اور قسم ہو اُس
خداے تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں، جس طرح تم اپنی مان کے شکم
سے پیدا ہوئے اسی طرح تم اپنے باپ کے پیچھے فرزند ہو، اور نہ میں نے تمہارے باپ
سے خیانت کی اور نہ تمہارے مامون کو رسوا و ذلیل کیا، تمہارا نسب بے داغ ہے
اور تمہارے حسب میں کوئی نقص نہیں ہے۔

تم جانتے ہو مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار سے جہاد کرنے میں کس قدر ثواب عظیم ہے۔ اور تم اس کو خوب غور سے سمجھ لو کہ عیالم جادوانی کے مقابلہ میں دنیا کے فانی پیسے، غداوند تعالیٰ فرماتا ہے: **وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا** (صَابِرُوا) **وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ** (تَطِيعُوا) **وَأَطِيعُوا أَمْرَ الرَّسُولِ** (وَأَطِيعُوا أَمْرَ اللَّهِ) (اور ان تکلیفین کو جو خدا کی راہ میں تم کو پیش آئیں)۔ برداشت کرو، اور ایک دوسرے کو ممبر کی تعلیم دو، اور آپس میں مل جل کر رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ (آخر کار) تم (اپنی) مراد کو پہنچو، جب تم دیکھ لو کہ لڑائی جوش پر لگی اور اُس کے سچے بھڑکنے لگے اور اُس کے شرارے میدان جنگ میں منتشر ہونے لگے تو لڑائی میں گھس جاؤ اور خوب لڑو اور خدا کے لایزال سے نصرت و فتح کے امیدوار رہو انشاء اللہ عالم آخرت کی بزرگی و فضیلت پر کامیاب ہو جاؤ گے۔“

جب صبح ہوئی تو یہ نو نملان اسلام، و فدایان ملت، اپنی مان کی نصیحت پر کار بند رہ کر خیر
اشعار پڑھتے ہوئے میدان جنگ میں کود پڑے اور اپنی دلیری و شجاعت کے نہ صرف نقش
صفحات تاریخ میں ثبت کر گئے، بلکہ لوگوں کے دلوں پر اسکا سکھ بٹھا دیا۔ جہاں تک ہو سکا راہ خدا
میں لڑے آخر میں شہید ہو گئے۔ بہت بہت برجزیدہ عالم دوام ما، ایسے ہی فدایان
ملت کے لئے مخصوص ہے۔

له آل عمران پاره ۲ - ۳، در الغابہ صفحہ ۴۴، در استیعاب صفحہ ۵۱، و صفحہ ۶۷، و در انشور

ص ۱۱۱ و اما یہ ص ۱۵۵، و ۱۵۶ -

جب غنا کو یہ خبر حشت اثر پہنچی تو کہا خدا کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی شہادت کا شرف مجھے بخشا، خدا کی ذات سے اُمید ہے کہ میں ان بچوں سے اللہ تعالیٰ کے سایہ ارگت میں ملون گی ۱۱

حضرت عمرؓ اُن کے بیٹوں کو فی کس دو سو درہم سالانہ وظیفہ دیتے تھے وہ اُن لوگوں کی شہادت کے بعد غنسا کے نام پر جاری رکھا۔

عام حالات { کبھی کبھی دو تین شعر کہا کرتی تھیں۔

لیکن جب قبیلہ بنی اسد سے اُن کے قبیلہ کی لڑائی ہوئی اُس میں اُن کا حقیقی بھائی معاویہ
مقتول ہوا اور دوسرا سوتیلّا بھائی صحیحہ، ابو ثور الاسدی کے نیزہ سے زخمی ہوا تو حضرت عثمان
نے تقریباً ایک سال تک صحیحہ کی بڑی محنت و جانفشانی سے تیمارداری کی لیکن زخم کاری
کا تختہ جانبر نہ ہو سکا اور اپنی چھیتی بہن کو دائمی مفارقت کا داغ دے کر سفر آخرت
اختیار کر لیا۔

خُتسا کو اپنے دونوں بھائیوں بہت محبت تھی لیکن صخر کے علم، بردباری، سخاوت، شجاعت
 مقلندہ کی، حسن، مکی وجہ سے اُن سے زیادہ مانوس اور گردیدہ محبت تھیں۔ اسی وجہ سے
 خُتسا کو صخر کے انتقال سے سخت صدمہ پہنچا۔ اُسی وقت سے اپنے بھائی پر بے نظیر مرئی
 لے کر شروع کی۔

مرثیوں میں شدتِ غم و کثرتِ اَلَام کا اظہار ایسے دسوز و جانگداز الفاظ میں کرتے ہیں کہ لوگ بیتاب ہو جاتے۔ اور پڑھتے پڑھتے اشکباری کرنے لگتے۔ مرثیے کے چند شعر درج کیے جاتے ہیں جن سے اُن کی فصاحت و بلاغت اور جودِ طبع کی آزمائش ہو سکتی ہے۔

اعنیٰ جود اولاً بتجدد و
الاتبکیان لصغر الندی و
اسے میری دونوں آنکھوں سخاوت اختیار کر دانیل نہ بجاؤ۔
کیا تم دونوں صغر صاحب سخا پر نہیں ہوتی ہو۔

کیا تم ایسے شخص پر جو نہایت دلیر اور خوبصورت تھا نہیں
 رفتی ہو کیا تم نہیں دیتی ہو ایسے شخص پر جو جوان سردار عجب کچلے
 نہایت دراز تھا اور بلند مکان والا تھا (در حال یہی) کہ وہ اپنے
 قبیلہ کا سردار ایسی حالت میں ہو گیا کہ نوعمر بچہ پیدا کر دیتی
 کا تھا جب قوم نے بلند مرتبہ کے حصول میں کوشش
 کی تو اس نے بھی اپنے ہاتھ حصولِ مرتبہ کیلئے دراز کیئے پس وہ
 اس عزت کو پہنچ گیا جو ان لوگوں کے ہاتھوں سے بھی
 ادنیٰ تھی پھر وہ سعادتمندی کی حالت میں گذر گیا بزرگی کو تو دیکھتا
 ہو کہہ اُسکے گھر کا راستہ بتلاتی ہو افضل مجب خیال کرنا ہو کہہ اُسکی
 توفیق کرے، اور اگر زنا رفت اور عزت کا ذکر کیا جائے تو اسکو یہی
 حالت میں یا نیگا کر اسنے عزت کی چادر اُڑھائی (مخصوص کر لی)
 ہو اور تہ بند باندھ لیا ہو (یعنی اگر عزت و شرافت کا تذکرہ کیا
 کیا جائے تو بھی وہ سب افضل و اشرف رہیگا)۔

زنان عرب کی عادت کے موافق خنساء اپنے مقتول بھائی کی قبر پر صبح و شام جا کر بیٹھتیں
 اور اُس کو یاد کر کے روتیں اور مرتے پر لٹھا کرتیں۔

طلوع شمس محض کو صخر کی یاد دلاتا ہو (یعنی جب سورج
 طلوع ہوتا ہو تو صخر کی یاد تازہ ہو جاتی ہے)
 اور میں ہر روز غروبِ شمس کے وقت اُسکو یاد کرتی ہوں
 اگر دنیا والوں کی کثرت اپنے مردوں پر میرے ارد گرد
 نہ ہوتی تو بالآخر میں اپنی جان ہلاک کر لیتی۔

يَذْكُرُنِي طُلُوعُ شَمْسٍ صَخْرًا
 وَ اذْكُرُّهُ بِكُلِّ غُرُوبِ شَمْسٍ
 وَلَوْلَا كَثْرَةُ الْبَاكِينَ حَوْلِي
 عَلَى اَمْوَاتِهِمْ لَقُلْتُ نَفْسِي لَمْ

اور دوسری جگہ فرماتی ہیں۔

اَلَا يَا صَخْرَانِ اَبْكَيْتَ عَيْنِي

اے صخر اگر تو نے میری آنکھوں کو دلوایا ہو تو کیا ہوا

فقد اضحكتني فضا طويلا
 بليت في فضاء معولا
 وكتاح من ابد العويل
 دفعت بك الخطوب انت حى
 فمن دايد فع الخطوب الجليل
 اذا قبح البكاء على قتيل
 آيت بكاء الحسن الجميل
 وان صفى الاله الاله
 كانه علم في الاله

اسلئے کہ تو نے ایک مدت دراز تک ہنسایا بھی ہے
 میں وہی ہوں تجھ پر تو ان کے زمرہ میں جو تسخیر جلا کر
 روئے والی ہیں انہیں ان سے زیادہ سخت ہوں جو چیخ بچار
 کو ظاہر کر رہی ہیں میں نے تیری بدولت بہتے حوادث کو دفع
 کیا اس وقت جبکہ تو زندہ تھا لیکن اب کوئن ہے کہ
 میرے اس بڑے حوادث کو دفع کرے گا۔
 جبکہ ہی قتل پر رونابر اسطرح ہو تو میں ترے رونے کو
 بہت اچھا خیال کرتی ہوں بڑے بڑے لوگ غم کی عزت و قدر
 کو نہیں سمجھتے ایک بار جو کسی چوڑی راکھ روشن ہے۔

ابھی مریوں کی بدولت تمام عرب میں خسار کی شہرت ہوئی اور جو شاعرات شعر و
 غن میں یگانہ تصور کی گئی ہیں ان میں خسار کا درجہ سب سے اول ہے۔

خسار اکثر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھی حاضر ہو کر تہنیتی، اُن کے
 سر پر بلوں کا ایک سر بند بندھا ہوا تھا جو عرب میں شدت غم و الم کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا دو ایسا سر بند سلام میں منع ہو، خسار نے کہا یہ تو مجھے
 نہیں معلوم تھا کہ منع ہے یا نہیں لیکن اس سر بند کو جو میں استعمال کرتی ہوں اس کا ایک خاص
 سبب ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا وہ کیا سبب ہے، کہا میرے باپ نے جس
 شخص کے ساتھ میری شادی کی تھی وہ بہت مُسرف تھا اُس نے میرا اور اپنا تمام مال قمار بازی
 میں ہرٹ کر ڈالا جب میں محتاج و نادار ہو گئی تو میرے بھائی صخر نے اپنے مال کے دو حصے کیے
 اُن میں سے جو اچھا تھا وہ مجھے دیا میرے شوہر نے پھر حقوڑے ہی دن میں اُس کو بھی
 تلف کر دیا، میرے بھائی صخر نے میری مفلسی و تنگدستی کو دیکھ کر افسوس کیا اور اُس نے پھر اپنے مال
 کے دو حصے کیے جو عمدہ حقہ تھا وہ منتخب کر کے مجھے دیا اُس کی بیوی نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم
 اول خسار کو اپنا مال دیتے ہو اور وہ بھی منتخب کر کے یہ آخر کب تک ایسا ہوتا رہیگا۔ اور اُس کے

شہر کا یہ حال ہے کہ برابر تمام مال قمار بازی میں خرچ کرنا جاتا ہے۔ صخر نے اس کے جواب میں شعر پڑھ کر سنایا۔

وَاللّٰهُ لَا اَمْتَحُمَا شَرَا هَا
وَهِيَ الْوَحْيُ اَخْصَىٰ عَلٰی عَا رَهَا
وَلَوْ هَلَكْتَ خَرَقْتَ خَمَارَهَا
وَاتَّخَذْتَ مِنْ شَرِّهَا صَدَارَهَا
قسم ہے خدا کی میں اس کو بدترین مال نہیں دوں گا اور وہ
عقیقہ ہے میرے لیے اس کا عار کافی ہو یعنی میں اس کے لیے
عار و تنگدستی کا لحاظ کر کے میرے لیے کافی ہو، اگر میں عار و تنگدستی
تو وہ اپنی اڑھنی میرے رنج میں عجاوہ ڈالے گی (اور میرے
میں کیلئے) وہ بالو کا پر بند بگاڑ دے گی (کے سر پر باز نہ لے گی)،
کیونکہ وہ میری موت کے بعد مجھے یاد کرے گی۔ چنانچہ میں نے اُس کی یادگار
میں یہ سر بند باندھا ہے۔

شاعرانہ فضیلت حقیقتاً اقسام شعر و سخن میں بالخصوص مرثیہ گوئی میں خُدا ادا بنا جو انہیں
رکعتیں، مؤرخین لکھتے ہیں، و اجمع اهل العلم بالشعر انہ لم یکن
املاً لا قبلہا ولا بعدہا شعر متھا، خدا کو جو خصوصیت ہو وہ یہ ہے کہ تمام علمائے عرب کا
اتفاق ہے کہ کوئی شعوت عرب میں خُدا کے برابر نہ ان سے پہلے نہ بعد شاعر ہوئی۔ سہم
دوسری روایت میں مذکور ہے دو قیل لیرید من اشعر الناس قال انالولا الحنساء
جریر شاعر (متوفی ۱۶۷ھ) جو زمانہ خلافت نبی امیہ میں ایک بڑا شاعر تھا، سے لوگوں نے پوچھا
اُد میوں میں سب سے بڑا شاعر کون ہے۔ جریر نے کہا اگر خُدا کے اشعار نہ ہوتے تو میں
دعویٰ کرتا کہ عرب میں سب سے بہترین شاعر میں ہوں۔
بشار شاعر (متوفی ۱۶۷ھ) جو عرب کا بہت بڑا شاعر تھا، اُس نے کہا کہ جب میں عورتوں کے
اشعار غور سے دیکھتا ہوں تو ان میں ایک ایک نقص یا کمزوری ضرور پاتا ہوں لوگوں نے پوچھا کہ
کیا خُدا کے اشعار کا بھی یہی حال ہے اُس نے کہا کہ وہ تو مومن سے بھی بڑھ کر ہے۔
تمام۔ اے عرب نے شاعر عورتوں کا سرتاج لیلیٰ اخیلیہ کو تسلیم کیا لیکن جب خُدا کے

اشعار کا یہ حال دیکھا تو یہ اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ کر دی گئیں۔

زمانہ جاہلیت میں عام دستور تھا کہ تمام اہل عرب مختلف مقامات پر مجلس منعقد کیا کرتے تھے ایسی مجلسوں کو بجائے مجلس کے میلہ کہنا چاہیے کیونکہ بیع و شری کا بھی بازار گرم رہتا تھا اگرچہ ان لوگوں کا مقصد حقیقی تبادلہ خیالات اور شرگوئی، اور خانگی معاملات، و ملکی امور کا طے کرنا ہوتا تھا ان میں مرد و عورت سب یکساں حصہ لیتے تھے۔ اس کی ابتداء بیع الاول یعنی ابتدا موسم بہار سے ہو ا کرتی تھی۔ تمام اہل عرب در دور سے اپنے کاروبار ترک کر کے ان میلوں میں شریک ہونے آتے تھے، غزہ، بیع الاول میں پہلا میلہ دومہ الجندل میں منعقد ہوتا تھا اُس کے بعد، ہجر کے بازار میں پھر حضرموت کو روانہ ہوتے تھے۔ اسی طرح صنعاء میں۔ کسی مقام پر دس روز کسی میں بیس روز قیام رہتا تھا غرض کہ اسی طرح تمام ملک میں گشت لگانے کے بعد ذیقعدہ کے مہینے میں حج کے قریب آخری میلہ کا ظمین میں لگتا تھا۔ جو مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر تھا۔ عرب کے تمام قبائل اپنا مخصوص سرداران قبائل لازمی طور سے شریک ہوتے تھے۔ اگر کوئی سردار کسی خاص وجہ سے شریک نہ ہو سکتا تو اپنا قائم مقام ضرور بھیجتا تھا۔ اسی مقام پر اہل عرب کے تمام امور سرانجام پاتے تھے۔ سردار مقرر کیے جاتے قبیلوں کی مخالفت، خانہ جنگیوں کا اسداد، و اصلاح کی جاتی تھی یہی خونریزی اور لڑائیوں کا فیصلہ ہوتا تھا، اس بازار میں اہل قریش کا وقار و احترام زیادہ تھا ایک قسم کا سرداری اقتدار ان کو حاصل تھا جب تمام معاملات و قضیات کا تصفیہ ہو جاتا تو ہر قبیلہ کے شعر اپنے اشعار سناتے جس میں اپنی بہادری، اپنے قبیلہ کی خوبیاں، فیاضی احسانات، ہمدردی، دلیری، شجاعت، ہمان نوازی، آباؤ اجداد کے اہم کارنامے، صید شکار، خونریزی، عشق و محبت کے افسانوں کا ایک سچا نوٹ لکھتے تھے۔ یہاں ہر شاعر در مقرر کا درجہ و مرتبہ متعین کیا جاتا تھا۔ یہ بازار اہل عرب کی لیانت و قابلیت کا ٹکڑا تھا، جو جس قابل ہوتا اسی قابل تسلیم کیا جاتا اور تمام عرب میں اُس کی شہرت ہو جاتی۔

خسار کبھی اس مجلس میں شریک نہ ہوتی تھیں۔ ان کے مرتبے بھی یہاں لاجواب تسلیم کیے گئے تھے۔ اور جب وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آئیں تو تمام شعراء ان کے گرد حلقہ باندھ لیتے اور منتظر رہتے۔ کہ ان کے اشعار سنیں پھر وہ اپنے مرتبے سناتیں۔

خسار کو اس مجلس شعرائین یہ امتیاز حاصل تھا کہ ان کے خیمے کے دروازے پر ایک علم نصب تھا جس پر لکھا ہوا تھا۔ «دار فی العرب» یعنی عرب میں سب سے بڑھ کر مرتبہ گو۔

زمانہ جاہلیت میں اچھے اچھے شعراء گذرے ہیں لیکن نابغہ ذبیانی جو عرب کا مشہور و ممتاز شاعر تھا جس نے مسیحی میں انتقال کیا وہ اپنی غنوری کے سبب شمرہ آفاق ہو اُس کا نام زیاد بن معاویہ ہوا اور کنیت ابو امامہ، اسکے بارے میں ابو عبیدہ لکھا ہے وہ دو ہوں من الطبقة الاولى المقدمین علی سائر الشعراء، کثرت شعر کوئی کی وجہ سے اُس کا لقب نابغہ ذبیانی پڑ گیا۔ شعر سخن میں یہ مانا ہوا استاد تھا۔ سون عکاظ میں اسکے واسطے سرخ خیمہ نصب کیا جاتا تھا، دوسرا شخص سرخ خیمہ نہیں نصب کر سکتا تھا کیونکہ یہ وہ عزت تھی جو صرف اُسی شخص کا حق ہوتا تھا جو شاعری میں مسلم الثبوت استاد مان لیا جائے۔ اسکے اشعار نہایت دقیق، اور عجیب طرح کی سمجھ کی ان میں پائی جاتی ہے اخلاق کی اصلاح و درستی کو یہ لازم جانتا اور خوف خدا میں زندگی تمام کرنا افضل سمجھتا تھا۔ یہ بڑا فیاض صادق القول تھا۔ اسکے قصائد مدحیہ میں جستی۔ خوش طبعی، رنگینی، صداقت بیانی، فصاحت و بلاغت، کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اسی بازار عکاظ میں نابغہ کے سامنے تمام شعراء اپنے اپنے اشعار سن کر خراج تحسین پیش کرتے تھے۔

جب خسار شریک مجلس ہوئیں اور اپنے اشعار سنائے تو نابغہ نے بہت تعریف کی اور خسار کو بہترین شاعر تسلیم کرنے کے لئے یہ الفاظ کہے، «فانت اشعر من گانت ذات ثدین ولولا هذا لادعی انشدنی قبلک یعنی الا عشی لفضلک علی شعراء هذا الموسم فانت اشعر الانس والجن»

حقیقتاً تو غور توں میں بڑی شاعرہ ہو اگر میں اس سے قبل اعشیٰ آکے اشعار نہ سن لیتا تو تجھ کو اس زمانہ کے شعرا پر البتہ فضیلت دیتا پھر بھی تو انس و جن میں بہت بڑی شاعرہ ہو۔

شعر پر ادبی تنقید { ابھی حال کی مگر شعر امین جو فضیلت و عظمت جناب حسان بن ثابت (متوفی ۳۴ھ مطابق ۶۷ء) کو ملی ہو وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔ اور نہ ہو سکتی ہے، انکا شمار صحابہ اور شعراء عرب میں ہی۔ جو صحبت ہر التائب سے شرف یاب ہوئے مگر وہ رتبہ جو جناب حسان کو مبداء و فیاض سے عطا ہوا۔ اُنھی پر ختم ہو گیا۔

جناب حسان مباح رسول دو جہان، اور دربار نبوت کے شاعر تھے۔ آپ کی عمر کے اٹھ سال ضلالت و تاریکی کفر میں گزرے، لیکن ساٹھ سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور اسلام لانے کے بعد اپنی قوت شعر گوئی کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں صرف کرتے رہے، اُن کے قصائد میں اکثر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اسلام کی تعریف اور کفار کی ہجو، اور غزوات نبوی کا بیان ہے، کلام اُن کا بہت سادہ اور سلیج، اور بندش سہل اور صاف ہے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

نابغہ نے خنساء کے بارہ میں جو فیصلہ کیا اُس سے آپ بہت ناراض ہوئے اور نابغہ سے کہا تم نے بالکل غلط فیصلہ کیا خنساء سے بہتر میرے شعر ہیں۔ نابغہ نے خنساء کی طرف اشارہ کیا تو خنساء نے جناب حسان سے کہا آپ کے جو اشعار بہتر ہوں وہ سُنائے جناب حسان نے اپنا شعر سنایا۔

لَمَّا الْجَحْنَاتُ الْخَرَامِ لَعْنٌ فِي الصَّحَىٰ
وَأَسْيَافُنَا يَقِطُّنٌ مِنْ نَجْدَةٍ دُمَا
خنساء نے شعر نگر حبستہ یہاں تک کہ نکالے۔

(۱) جحانات جمع قلت ہے بجائے اسکے جحان کہا جاتا تو مفہوم میں سہت پیدا ہو جاتی،

عہ ہماری دشمن چمکد لہر لیکن چاشت کے وقت میں چمکتی ہیں اور ہماری تلواریں بلندی سے قطرہ قطرہ خون کو چمکاتی ہیں ۛ

حضرت اسماء کو یہ فقرہ سن کر بہت غصہ آیا۔ اور کہا جی ہاں آپ سچ فرماتے ہیں اور مال ہیہ کر آپ آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے آپ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، اور جاہلون کو تعلیم دیتے تھے اور ہم کس پھر کسی کی حالت میں دور و دراز مقاموں میں خدا اور رسول کی رضا جوئی کے لیے پڑے رہے اور سخت سے سخت مصائب کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ کرتے رہے۔

پھر اس عصر میں آنحضرت صلعم بھی تشریف لے آئے حضرت اسماء نے آپ سے یہ ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا اے عھون نے ایک ہجرت کی اور تم نے دو ہجرتیں کیں اس اعتبار سے تم کو زیادہ فضیلت ہے آپ کے اس ارشاد سے حضرت اسماء اور دیگر مہاجرین کو اس قدر خوشی ہوئی کہ دنیا کی تمام فضیلتیں میسر ہو گئیں۔ حضرت اسماء کے پاس مہاجرین جیسے آتے تھے اور اس واقعہ کی حقیقت دریافت کرتے تھے۔

جمادی الاول شہر ہجری غزوہ موتہ میں حضرت جعفرؓ شہید ہوئے جب آنحضرت صلعم کو خبر ہوئی تو آپ حضرت اسماء کے گھر تشریف لائے اور فرمایا جعفرؓ کے لڑکے کہاں ہیں میرے پاس لاؤ حضرت اسماء لڑکوں کو آپ کی خدمت اقدس میں لائیں۔ آپ ان یتیم بچوں کو دیکھ کر غلغلہ میں آبدیدہ ہوئے۔

حضرت اسماء آنحضرت صلعم کے آبدیدہ ہونے سے پریشان ہوئیں اور دریافت کیا یا رسول اللہ کیا جعفرؓ کی کوئی خبر آئی ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔

حضرت اسماء یہ جانگذاختہ خبر سن کر چیخ اٹھیں اور گھر میں قیامت برپا ہو گئی۔ تمام مستورات حضرت اسماء کے پاس جمع ہو گئیں اور حضرت اسماء سے کہا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ نہ سینہ ہاتھوں سے کوٹو۔ اور نہ بین کرو۔ پھر آنحضرت صلعم گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ جعفرؓ کے بچوں کے لیے کھانا تیار کر دینا کہ آج اسماء رنج و غم میں مبتلا ہیں۔

اس کے بعد آنحضرت صلعم مسجد میں جا کر مغوم و محزون بیٹھے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اعلان کیا اسی اثنا میں ایک شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ جعفر رضی اللہ عنہ کی منثور نام کر دی ہیں اور وہ یہی ہیں آپ نے فرمایا جا کر ان کو لوگوں کو منع کر دو پھر وہ آدمی آیا اور عرض کیا کہ حضور وہ اس فعل سے باز نہیں آتین آپ نے ارشاد فرمایا ان کے منہ میں خاک بھر دو صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس آدمی سے کہا کہ خدا کی قسم اگر تم ایسا نہ کرو گے (یعنی منہ میں خاک نہ بھر دے گے) تو آنحضرت صلعم کو اس تکلیف و پریشانی سے کبھی چھٹکارا نہ ہوگا۔

تیسرے دن آنحضرت صلعم حضرت اسماء کے گھر تشریف لائے آپ نے سوگ کی ممانعت فرمائی۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چھ مہینے بعد شوال ۳۳ھ ہجری غزوہ حنین کے زمانہ میں حضرت اسماء کا عقد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

دو برس کے بعد ماہ ذیقعدہ ۳۵ھ میں حضرت ابوبکر کے صلب سے اُن کے فرزند محمد پیدا ہوئے اس وقت حضرت اسماء حج کی غرض سے مکہ آئی تھیں اور چونکہ اسی زمانہ میں مقام ذوالحلیفہ میں چھ کی ولادت ہوئی۔ حضرت اسماء متردد ہوئیں کہ اب حج کیونکر ادا کروں اس لیے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ اب میں کیونکر حج کر سکتی ہوں آپ نے فرمایا غسل کر کے احرام باندھ لو۔

۳۵ھ میں حضرت ابوبکر کی وفات ہوئی آپ نے وصیت کی کہ میری بیوی اسماء مجھ کو غسل دین چنانچہ وصیت پوری کی گئی تھی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت اُن کے صاحبزادے محمد کی عمر تقریباً تین سال کی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ محمد بن ابی بکر بھی اپنی والدہ کے ہمراہ آئے اور حضرت عائشہ کے آغوش عاطفت میں محض تربیت حاصل کیا۔ ایک دن عجب واقعہ گذرا محمد بن ابی بکر اور محمد بن ابی جعفر رضی اللہ عنہ دونوں باہم محاربت کرتے تھے اور ایک دوسرے پر اپنی فضیلت کو ترجیح دیتے تھے اور کہتے تھے ہم تم سے زیادہ معزز و ممتاز ہیں اور ہمارے باپ تمہارے باپ سے زیادہ بہتر تھے طبری در تک یہ

صحیح بخاری صفحہ ۶۷ ج ۲ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴

مناقشہ دونوں میں جاری رہا حضرت علیؑ نے اپنی بیوی (سما) سے کہا تم اسکا فیصلہ کر دو حضرت سما نے کہا میں نے نوجوانان عرب میں جھڑپ سے بہتر کسی کو نہ پایا اور بوڑھوں میں ابو بکرؓ سے اچھا کسی کو نہ دیکھا جب یہ فیصلہ حضرت اسماءؓ نے کر دیا تو حضرت علیؑ نے کہا تم نے ہمارے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

حضرت علیؑ کے صلب سے ایک فرزند بھی پیدا ہوئے محمد بن عمرو سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ کے صلب سے دو لڑکے بھی اور عون پیدا ہوئے لیکن اول الذکر روایت صحیح معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ اکثر ابابکرؓ کا اتفاق اسی پر ہے۔

حکمت میں دخل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو حضرت ام سلمہ اور حضرت چونکہ آپ دوا کے عادی نہ تھے آپ نے انکار کر دیا اسی اثنا میں آپ پر غشی طاری ہو گئی حضرت ام سلمہ اور حضرت اسماءؓ نے اسوقت کو غنیمت سمجھا اور دہان مبارک کھول کر دوا چھوڑ دی غصہ ہی دیر کے بعد آپ کی غشی دور ہوئی تو آپ کو کچھ افاقہ کا احساس ہوا۔ آپ نے فرمایا اس تدبیر کا مشورہ اسماءؓ نے دیا کیونکہ وہ نہ ہو وہ جہنم سے یہی حکمت اپنے ساتھ لائی ہیں۔

صبر و استقلال ۳۸ ہجری میں جبکہ حضرت اسماءؓ کے سخت جگر محمد بن ابی بکرؓ نے شہید ہوئے اور لوگوں نے ان کی نعش بیدردی سے گدھے کی کھال میں جکائی تو حضرت اسماءؓ کے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ واقعہ اور دردناک سین کیا ہو سکتا تھا۔ اگرچہ ان کو غصہ آیا، اور قلب کو سخت تکلیف پہنچی لیکن نہایت صبر و شکر کے ساتھ ثابت قدم رہیں اور اپنے کلیمہ پر ضبط و استقلال کی رسل و مقرر خدا سے لایزال کی بارگاہ میں مصلے پر کھڑی ہو گئیں۔

فضل و کمال حضرت اسماءؓ سے ایک سو ساٹھ احادیث مروی ہیں جن کے راویوں کے نام یہ ہیں حضرت عمرؓ، ابو موسیٰ اشعرؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، ابن عباسؓ

۱۔ طبقات، ص ۲۵۵، و اصحابہ، ص ۹، ۱۰، شیعہ، ص ۲۵۵۔ و اسد الغابہ، ص ۳۹۵، ۳۹۶، طبقات، ص ۲۵۵، ۲۵۶

صحیح بخاری، ص ۸۰، ۲۔ طبقات، ص ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱

اسم بن محمد، عبداللہ بن شہزادہ ابن السادر عروہ، ابن سبب، ام عون بنت محمد بن جعفر
فاطمہ بنت علی، ابو یزید مدنی،۔

حضرت اسماء آنحضرت صلعم سے بلا توسط تعلیم حاصل کرتی تھیں، اور آنحضرت صلعم نے حضرت
اسماء کو ایک دعا مصیبت و تکلیف کے وقت پڑھنے کو بتائی تھی۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلعم نے حضرت جعفر کے بچوں کو دُبلد لا غرد کیا اپنے حضرت اسماء
سے پوچھا یہ بچے اس قدر دُبلے کیوں ہیں حضرت اسماء نے عرض کیا جھنوران بچوں کو نظر بہت
لگتی ہو آپ نے فرمایا تم جھاڑ پھونک دیا کرو۔ حضرت اسماء نے وہ ایک منتر بھی یاد تھا وہ
آنحضرت صلعم کو سنایا آپ نے فرمایا اچھا یہی سہی۔

حضرت اسماء خواب کی تعبیر میں بھی دخل رکھتی تھیں چنانچہ حضرت عمرؓ بھی اکثر ان سے
خواب کی تعبیر لیتے تھے۔

شہداء میں حضرت علی علیہ السلام کی شہادت ہوئی۔ کم و بیش اسی زمانہ میں اسماء
وفات پانے بھی دنیا کو خیر باد کہا۔



حضرت اسمار

بنت ابی بکر

نام اسمار نام ہے، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں، اُن کی والدہ محترمہ کا نام قتیبہ بنت رباح قریش کی ایک مشہور و معزز سردار عبد الغزی کی بیٹی تھیں، اور عبد اللہ بن ابی بکرؓ ان کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ان کی سوتیلی بہن تھیں۔ جو عمر میں اُن سے چھوٹی تھیں۔

لقب ان کا لقب ذات النطاقین، تھا اس لقب کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔

جب آنحضرتؐ مسلم کو کفار مکہ نے بہت دق کیا اور ہر قسم کی ایذاؤں دینے لگے حتیٰ کہ قتل کرنے پر آمادہ ہوئے تو آپؐ نے اپنے مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ منورہ کی طرف جانے کا قصد کیا۔ حضرت ابو بکرؓ بھی آپؐ کے ہم خیال اور رفیق صحبت ہوئے۔ سات کو بہ دونوں حامیان اسلام، و بزرگان دین مکہ سے غور سے فاصلہ پر چلے آئے۔ ایک غار میں مقیم ہوئے تاکہ کفار کے نقب سے محفوظ رہیں۔ تین دن اُسی غار میں مقیم رہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اسی وجہ سے یادگار، کہتے ہیں۔ کفار چاروں طرف آپؐ کی تلاش میں گھومے دوڑاتے رہے، بار بار اسی غار کے منہ پر گزرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس غار میں محفوظ رکھا جو نہ اس غار کے منہ پر کبھی نہ جالا لگایا تھا۔ اور خدا کا یہ مخصوص نعام اپنے محبوب پر تھا، اس وجہ سے وہ کفار بالکل اندھے ہو گئے تھے حالانکہ بار بار غار کے منہ پر سے گزرتے لیکن تمیز نہ ہوئی یہ سب خدا کا فضل و کرم اور رسولِ معلم کا معجزہ تھا۔ حضرت اسمار بنت ابی بکرؓ روزانہ رات کو پوشیدہ طریقہ سے کھانا لجاتی اور کھانا اٹھا کر واپس آ جاتی تھیں اور اُن کے بھائی عبد اللہؓ کو آج تک مسلمان نہیں ہوئے تھے دن بھر کافروں کے ارادوں اور

شرف بہ اسلام ہو گئے۔

ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ پہنچ گئے اور ہر طرف سے اطمینان ہو گیا۔
 انیسویں رات کو مکہ سے بلائے کی تجویز ہوئی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ اور اپنے غلام ابورافع
 کو لے کر بھیجا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ایک آدمی بھیج دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ اپنی
 ماں اور اپنی دونوں بہنوں (عائشہؓ، سہارؓ) کو لے کر مکہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔
 حضرت اسماءؓ جب مقام قبا میں پہنچیں تو عبداللہ بن زبیرؓ کی ولادت ہوئی۔ حضرت اسماءؓ
 اپنے بچے جگر لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں آپ نے گود مبارک میں لیکر کھٹی پلائی اور دعائے خیر سے
 سرفراز فرمایا۔

پہلی ولادت باسعادت ہوئی ہجرت کے بعد اسلام میں ہوئی۔

اولاد حضرت اسماءؓ کے بطن سے حضرت زبیر بن العوامؓ کے پانچ صاحبزادے ہوئے۔
 عبداللہ، عروہ، منذر، عاصم، مہاجر، اور تین صاحبزادیاں، خدیجۃ الکبریٰ، ام الحسن، عائشہ
 یہ سب انہی کی یادگار ہیں۔

عام حالات حضرت اسماءؓ نہایت متواضع، اور منکسر المزاج تھیں، محنت و مشقت میں بالکل عار
 نہ تھا۔ چنانچہ حضرت اسماءؓ خود اپنے شوہر حضرت زبیر بن العوامؓ کی بے بضاعتی و تنگدستی، اور اپنی
 اہم ذمہ داریاں اہم فراغ خانہ داری کی انجام دہی، کی داستان اپنے زبان قلم سے اس طرح
 بیان کرتی ہیں۔

جب میری شادی حضرت زبیر بن العوامؓ سے ہوئی اسوقت ان کے پاس نہ مال تھا نہ کوئی غلام،
 میری تنگدستی، فقر و غلصہ، مجھے ایک گھوڑا اور ایک اونٹ تھا، میں ہی اس کی سائسی کی
 خدمت انجام دیتی تھی اور اونٹ کی بھی، خبر گیری کرتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قطعہ
 نخلستان کا حضرت زبیرؓ کو عطا فرمایا تھا، جو مدینہ سے تین فرسخ کے فاصلہ پر تھا وہاں سے
 روزانہ کھجور کی گٹھلیاں چن کر اپنے سر پر اٹھا کر گھر تک لاتی تھی۔ اور پھر خود ہی دلتی، اور

۱۔ ۵۵۵ء در المنورہ ۳۲۳ھ طبعات صفحہ ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱

گھوڑے کو کھلائی، بانی بھرتی، دُول کینچی، اور گھر کا جو کچھ کام ہوتا وہ بھی کرتی، چونکہ مجھے اچھی طرح روٹی پکانا نہیں آتی تھی اسلئے میں انا کو نہ کر رکھ دیتی تھی میرے بڑے میں انصار کی بیویان جو نہایت خلوص و محبت رکھنے والی اور دوسروں کا کام کر کے خوش ہونی والی عورتیں تھیں، مہری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں، غرض کہ روزانہ اٹھتیں، دسوا دیوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک روز میں جب معمول تختان سے گھوڑی گٹھلیاں سرور لادے لارہی تھی کہ راستہ میں آنحضرت صلعم سے شرف اندوز ملاقات ہوئی۔ آپ کی ہمراہی میں اور صحابہ بھی تھے اپنے اونٹ کو روک لیا تاکہ میں بیٹھ جاؤں لیکن میری شرم و حیلنے اجازت نہ دی کہ میں سوار ہو سکتی۔ جیسا کہ خیال ہوا کہ شاید شرم کی وجہ سے نہیں بیٹھتی تو آپ تشریف لے گئے میں اپنے گھر آئی اور اپنے شوہر سے یہ سرگزشت بیان کی تو انھوں نے کہا خدا جانتا ہے تمھارے سر پر گٹھلیاں لادنا میرے لئے اُن کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ سخت ہے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد میرے باپ نے میرے پاس ایک غلام بھید یا جبکی وجہ سے گھوڑے کی سائیکسی سے جھکو نجات پائی میری مصیبتوں میں کمی گونڈی ہو گئی۔ انھوں نے غلام کیا بھیجا گو یا مجھے آزاد کیا ملے

جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام لائے اس وقت اُن کے پاس تقریباً ایک لاکھ روپے تھے یہ تمام دولت مذہبِ ملت کے خاطر اور آنحضرت صلعم کی امداد میں صرف کر دی ہجرت کی وقت اُن کے پاس صرف ڈیڑھ ہزار روپے باقی تھی، وہی رقم لیکر مکہ سے ہجرت کر کے چلے گئے اور بال بچوں کو اللہ کی امان میں چھوڑا۔

حضرت اسماءؓ جب اپنے والد بزرگوار کو رخصت کر کے گھر واپس آئیں تو صبح کو ابو بکرؓ نے (جو حضرت اسماءؓ کے دادا تھے اور ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے) اُن سے گھر آئے (بہت بڑھے اور آنکھوں سے غمزدار تھے) بڑے رنج کے ساتھ کہنے لگے نہایت افسوس ہے کہ ابو بکرؓ خود بھی چلے گئے اور تمام مال بھی اپنے ساتھ لے گئے، انھوں نے مالی و جانی تکلیف دی حضرت اسماءؓ نے فوراً اپنے قلب کو تسکین دینے کے لئے ایک تھیلی میں کچھ کنکر بھر کر اُسی طاق میں رکھ دیا جس میں حضرت ابو بکرؓ

رہے رہتے تھے اور اُن سے کہا داد ایمان آبانے بہت کچھ ہم لوگوں کے لیے چھوڑ دیا ہے اور اُن کا ہاتھ اُس طاق میں لیجا کر رکھ دیا۔ ابو مخافہ نے سٹولا تو سچے حقیقت میں وہ مال چھوڑ گئے ہیں دل کو اطمینان ہو گیا کہنے لگے خیر بھرتو کچھ خرچ نہیں حضرت اسماؓ فرماتی ہیں کہ یہ میں نے صرف اُن کی تسلی کے لیے ایسا کیا تھا ورنہ حقیقتاً ظہر میں ایک حبہ بھی نہ تھا۔
جب کبھی ان کے سر میں درد ہوتا تو اپنے سر کو ہاتھ سے پکڑ کر کہتیں خدا یا اگرچہ میں بہت گناہ نگار ہوں لیکن تیری شانِ غفاری ہے۔

ایک دفعہ ان کی گردن ورم کر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے سہلا دیا اور فرمایا خدا تمہاری اس تکلیف کو دور کرے۔

حضرت اسماءؓ کی اور تنگدستی کی وجہ سے امور خانہ داری میں ہر شئی کی قدر کرتی تھیں اسی لیے ہر چیز کو ناپ تول کر خرچ کرتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو منع فرمایا کہ ناپ تول خرچ نہ کیا کرو ورنہ خدا تعالیٰ بھی تول کر دیگا۔ انھوں نے یہ عادت چھوڑ دی چند روز کے بعد اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ آمدنی کی کثرت ہو گئی اور تمام عمر خوشحال اور فراخی سے گزری۔

چونکہ حضرت اسماءؓ ایک راسخ الاعتقاد مسلمان خاتون تھیں اس لیے مشرکین کی بہت زیادہ دشمنی تھیں ایک مرتبہ اُن کی والدہ قلیلہ کچھ تحفے تحائف لیکر دیکھنے کو آئیں چونکہ وہ اُسوقت مشرک تھیں اسوجہ سے انھوں نے نہ تحفے قبول کیے اور نہ اُن کو اپنے گھر میں ٹھہرایا۔ اور حضرت عائشہؓ صدیقہ کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیجئے کہ اس موقع پر مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحفے قبول کر لو اور اُن کو اپنے مکان میں مہمان رکھو خدائے تعالیٰ

بھی یہی فرماتا ہے۔
”لَا يَهْدِي اللَّهُ فِتْنَةً لِّمَنْ هُوَ بِالدِّينِ وَالْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَمْ نُحَمِّلْكُم مِّنْ دِينٍ وَإِنْ تَبَرَّأْتُمْ
وَقَسَّطُوا إِلَيْهِمْ إِنْ اللَّهُ يَجْعَلُ الْمُغْضِبِينَ زُلْفَىٰ لَهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ عَنِ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ
فِي الدِّينِ وَالْآخِرَةِ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَدَّ هُمْ وَمِنْ ذِي قُوَّةٍ
قَالُوا إِنَّكُمْ هُمْ الظَّالِمُونَ“

جو لوگ ہم سے دیہ کے باہر رہتے ہیں۔ یہ باتیں تم کو بتا رہے ہیں۔ یہ تم کو بتا رہے ہیں۔
 ان کے ساتھ احسان کرنے اور اطمینان بڑا کرنا۔ غمناک بننے کو منع نہیں کرتے۔
 اللہ مضفان بڑا کرنا اور اللہ کو دوست رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تم کو انہی لوگوں سے
 دوستی کرنے کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور جنہوں نے تم کو تمہارے
 گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی اور جو شخص
 ایسے لوگوں سے دوستی رکھے گا تو (سمجھا جائیگا کہ) یہی لوگ (مسلمانوں پر)

ظلم کرتے ہیں۔
 تباہیوں نے تحفہ قبول کیے اور والدہ کو اپنے مکان میں قیام کرنے کی اجازت دہی۔
 یاد جو دیکھ حضرت اسماء جاہ و ثروت اور دولت سے مالا مال تھیں لیکن انہوں نے شہسوار
 سادگی اور وضعداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیا ہمیشہ موٹا کپڑا پہنتیں، نان خشک سے کم پری
 کرتیں اور فقیرانہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ ان کی سادگی واقعہ ذیل سے ظاہر ہوتی ہے۔
 ان کے بیٹے منذر جب عراق کی لڑائی فتح کر کے واپس آئے تو کچھ زمانے خویصورت اور
 بارک متقش کپڑے بھی لیتے آئے۔ جب اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ کپڑے
 پیش کیے۔ (چونکہ آنکھ کی بصارت جا چکی تھی اسلئے) ہاتھ سے ٹٹول کر کپڑے کی خوبیاں
 معلوم کیں۔ تو بہت خفا ہوئیں اور لینے سے انکار کر دیا۔ منذر پھر موٹے کپڑے لائے تو اس کو
 بخوشی قبول کیا۔ اور کہا بیٹے مجھے ایسے ہی کپڑے پہنایا کرو۔

فیاضی، اور سخاوت، جو عرب کا اصلی جوہر ہے وہ ان کے مزاج میں بہت زیادہ تھی۔
 اپنے بچوں کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتی تھیں کہ اپنا مال دوسروں کے کام نہ کھالنے اور
 ان کی مدد کرنے کے لئے ہوتا ہے نہ کہ جمع کرنے کے لئے، اگر تم اپنا مال خدا کی مخلوق پر خرچ کرنا
 اور بخل کرو گے تو خدا بھی تم کو اپنے فضل و کرم سے محروم کر دے گا۔ تم جو کچھ صدقہ دو گے یا خرچ کر گے
 دراصل وہی تمہارے لئے ایک اچھا ذخیرہ ہو گا۔ اور وہ ایسا ذخیرہ ہو کہ کبھی کم نہ ہو گا اور نہ
 ضائع ہو گا۔

مجرم دین اور کشتن۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ بخار آتش جہنم کی گرمی ہے، اُس کو پانی سے ٹھنڈا کر دے۔

جب بھی آپ کے گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ آنحضرت صلعم کے جُنبہ مبارک کو (جو کہ حضرت عائشہ نے وفات کے وقت حضرت اسماء کو دیدیا تھا) دھو کر اسکا پانی پلا دیتی تھیں بیمار کو شفا ہو جاتی تھی حضرت اسماء نے کئی بار حج بھی کیا ہو پلا حج آنحضرت صلعم کے ساتھ کیا تھا۔ آنحضرت صلعم سے تقریباً پچھپن حدیثیں روایت کی ہیں۔ جو صحیحین و سنن میں موجود ہیں جن لوگوں نے اُن سے روایت کی ہے اُن میں سے بعض لوگوں کے نام یہ ہیں۔

عبد اللہ بن عمرو، فاطمہ بنت النذر، ابن عباس، ابن ابی ملیکہ، وہب بن کبیر، مسلم معری وغیرہ،

آپ بڑی عقلیہ اسخ الاعتقاد، قلب کی مضبوط، نہایت بردبار، اور بہت صابر تھیں۔

طلاق عام کتابوں میں حضرت اسماء کو حضرت زبیر کے طلاق دینے کا حال عجلاً لکھا ہے وجہ طلاق کسی نے نہیں لکھی۔ صرف ابن اثیر نے اسد الغابہ میں بتلایا ہے کہ طلاق کے دو سبب لکھے جاتے ہیں ایک تو یہ کہ حضرت اسماء بہت مسن تھیں اور کبر سنی کی وجہ سے آنکھوں کی بنائی بھی رنجست ہو چکی تھی۔ ایسے لکھتے زبیر اپنے پاس سے جدا کرنے پر مجبور ہو گئے۔

دوسرے کہ دونوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی جسکی بنا پر طلاق وقوع میں آئی۔ ہمارے نزدیک پہلی صورت اسلئے قابل تسلیم نہیں کہ اسوقت اسلام کے اخلاقی عناصر تعلیم اتنے کمزور نہیں تھے کہ حضرت زبیر جیسے مقتدر رکن ملت صرف اس تصور پر طلاق دیدیتے۔ کہ وہ بوڑھی ہو گئی تھیں۔ دوسرے واقعات کے ہوتے ہوئے قیاس بھی اس طرف رہبری کرنے سے قاصر ہے چنانچہ ایک دوسرا سبب البتہ عقل میں آتا ہے جبکہ وقوع میں آنا بالکل ممکن ہو کیونکہ حضرت زبیرؓ کے مزاج میں تیزی بہت تھی اور وہ تشدد کے عادی تھے۔ باہمی مخالفت سے کشیدگی کی قوت آگئی ہوگی جو آخر میں باعث طلاق ہوئی۔

روایت اور ایسا دوزن صورتوں میں بمقابلہ چلنے کے سبب بہت زیادہ سمجھ میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ ابن اثیر کے اس بیان سے بھی ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے وہ کہ ایک مرتبہ کسی بات پر حضرت زبیرؓ حضرت اسحاقؓ پر غصا ہوا ہے یہاں تک کہ دزد کو بکی لوث پہنچی حضرت اسحاقؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہؓ سے مدد چاہی۔ حضرت زبیرؓ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ اگر تم یہاں آؤ گے تو تمہاری ماں کو طلاق ہے۔ عبد اللہؓ نے کہا کہ آپ میری ماں کو نشانہ قسم بناتے ہیں یہ کہتے ہوئے آئے اور اپنی ماں کو ان کے پنجہ سے چھوڑا لیا۔

اس طلاق کے بعد حضرت اسحاقؓ اپنے صاحبزادے عبد اللہؓ سے پاس چلی آئیں اور دین رہنے لگیں۔ عبد اللہؓ جیسا فرما رہا تھا وہ بھی بہت مشکل ہے وہ اپنی بوڑھی ماں کی بہت اطاعت کرتے تھے اور ان کی فرمانبرداری کو اپنے مقاصد کی گنجی سمجھتے تھے۔

بہادری و اخلاقی جرات اور صبر جن طرح سرزمین عرب کی خصوصیت ہے کہ اسکا بچہ بھی استقلال کی بہترین مثال ہے۔ [بھی ان لوگوں کی مخصوص جبلت ہے اور حقیقتاً سخاوت و شجاعت کا دامن چوٹی کا ساتھ ہی لگے فیاضی لازمہ دلیری ہے۔]

حضرت اسحاقؓ جہاں سخاوت میں بہت کم اپنی مثال رکھتی تھیں دلیری و شجاعت بھی اُنہیں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ سعد بن عاصؓ کے زمانہ حکومت میں مدینہ منورہ میں فتنہ و فساد برپا ہوا اور شہر میں بہت بد امنی پھیل گئی، چوریاں ہونے لگیں تو حضرت اسحاقؓ نے ایک خنجر سرہانے رکھ کر سویا کر دی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتی ہیں، کہا جب کوئی چور آئیگا مجھے حملہ کرے گا تو میں اسکا پیٹ چاک کر دوں گی۔

حضرت عبد اللہؓ جب سن شعور کو پہنچے تو فضائل اخلاق کا پیکر مجسم تھے اور کیوں نہ ہوتے آپ کی بیدار نشانی حضرت صلعم کے عہد مبارک اور عہد اسلام میں ہوئی یہی کیا کم سعادت ہی۔ حضرت صلعم نے آپ کو گود میں لیا اور اپنے دست مبارک سے کھٹی دی اور دعا سے سرفراز فرمایا پھر بھی آپ جامع صفات نہ ہوئے تو کون ہوتا۔ ادھر آپ ۶۶ھ میں عراق عرب کے

خلیفہ ہوئے اور سلطنت بنو امیہ کا فرمانروا بن کر اسلام میں فسق و فجور پھیلانے پر تل آیا اور
 فتنہ و فساد برپا کرنے لگا۔ بعد ازاں لوگ اس کلمہ کردہ راہ کی بیعت قبول کر رہے تھے آپ نے
 اس کی بیعت سے انکار کر دیا۔ مگر کو اپنا مادی دلچسپ بنایا اور وہیں سے اپنی خلافت کی صدا بلند
 کی چونکہ ہر متنفذ آپ کی عظمت، شوکت، جلالت، حق گوئی، اور سلامت روی کا معترف تھا
 اس لیے سب نے آپ کی دعوت خلافت پر لبیک کہا اور جوق در جوق حلقہ بگوش بیعت ہوئے
 بعد میں جب عبد الملک بن مروان نے غسان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو عبد الملک بن مروان
 کے وزیر حجاج نے آپ سے مقابلہ کا ہتھیار کیا اور فوج لیکر حطہ صافی کی کیم ذی الحجہ ۶۰
 میں مکہ کا محاصرہ کیا چچہ مینے تک براہ جنگ ہوتی رہی جب زید بنہ ہو گئی اور حضرت عبد اللہ
 کے معین مددگار محاصرہ کی تنگیوں سے بھاگ نکلے اور محوڑے آدمی رہ گئے تو آپ اپنی
 والدہ محترمہ حضرت اسماء کے پاس گئے اور عرض کیا یا اُمّی وفاداروں کی بیوفائی اور باقی ماندگان
 کی بھیری سے پریشان ہوں میری سچ میں نہیں آتا کہ کیا کروں اگر آپ کی رائے ہو تو اہل بیت
 قبول کروں کیونکہ اس حدیث میں ممکن ہے کہ حجاج اور اس کے ہمراہیوں سے جو کچھ چاہوں
 وہی ہو جائے چونکہ حضرت اسماء بہت دلیر اور راسخ الاعتقاد اور جان نثار اسلام
 و فدائے ملت تھیں اس لیے آپ نے جواب دیا کہ اے عزیز زینم اپنی مصلحت خود سمجھ سکتے ہو
 تمہیں اگر اپنے حق و صداقت پر کامل ہونے کا یقین ہو تو تم کو ثابت قدم رہنا چاہیئے، اور
 صبر و استقلال پر کار بند رہنا چاہیئے مردوں کی طرح لڑو اور ذلت کی کوئی بات جان کے
 خوف میں اگر ہرگز نہ برداشت کرو عزت کیساتھ تلواریں اٹھانا ذلت اور رسوائی کے ساتھ
 دنیا کی تمام نعمتوں کا مزہ چکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

اگر تم جام شہادت پیو گے تو مجھے خوشی ہوگی اگر تم دنیا کی بے ثباتی کے خواہشمند ہو
 تو تم سے بڑھ کر کون شخص بڑا ہو گا کہ خود بھی بڑا بننے ہوا اور خلق خدا کو بھی ہلاکت و فقر و ذلت میں
 ڈالتے ہو اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہا ہوں اور بجز اطاعت کوئی چارہ نہیں تو یہ روش شریفیوں
 کی نہیں تم کب تک زندہ رہو گے ایک دن مرنا ضروری ہے اور وہی نفسِ امارتِ کبیرہ
 میں کلام نہیں تو یہی بہتر ہے کہ نیک نام مردنا کہ مجھے مرمت کا موقع ملے حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ

محترمہ کی یہ زین نصیب نہ کر لیا جھوٹے بیٹے کے اہل شام مرنے کے بعد طرح طرح کے عذاب دینے
 حضرت اسماعیل نے کہا بیٹا جو کچھ تم نے اپنا خیال ظاہر کیا وہ بیشک ٹھیک ہے لیکن جب لوگ بکری کو
 ذبح کر ڈالیں پھر خواہ اُس کا پوست نکالیں خواہ قیمہ کریں بکری کو کوئی اذیت نہیں پہنچتی
 اُس کے بعد حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ محترمہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا درحقیقت میرا بھی
 یہی خیال ہے کہ میں حق کے آگے دنیا کو بیچ سمجھتا ہوں اور یہ کام میں نے محض دین کے استحکام
 کے لیے کیا ہے اور اب میں آج ضرور لڑ کر شہادت حاصل کروں گا۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ آپ کچھ
 افسوس کریں اتنا آج تک آپ کے بیٹے کوئی فسق و فجور نہیں کیا اور احکام شریعت کے
 اجرا میں عدا غلطی نہیں کی اور نہ عمال کے ظلم و ستم سے خوش ہوا پھر آسمان کی طرف مٹھا کر
 کہا دوبارہ اٹھا تو خوب جانتا ہے جو کچھ میں نے اپنی والدہ سے کہا ہے وہ ترک یہ نفس کے لیے نہیں
 کہا بلکہ محض اُن کی تسلی و تشفی کے لیے کہا ہوتا کہ وہ اس حال کو دیکھ کر متاسف نہ ہوں حضرت اسماعیل
 نے فرمایا میرے فرزند مجھے امید ہے کہ میرا صبر تیرے حق میں ایک عظیم النظم صبر ہو گا اگر تیرے
 سامنے ہلاک ہوا تو میرے اجر کا باعث ہو گا اور نجات ہو گا تو میرے لیے وجہ مسرت و شکر گزری
 ہو گا بسم اللہ آگے بڑھو مال کا رد دیکھو اُس کے بعد حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے
 دعلے خیر کی التجا کی اور زرہ پہنکر ماں کو آخری صورت دکھانے کے لیے آئے۔

حضرت اسماعیل نے اپنا بیٹا (جب شخصت کرنے کے لیے حضرت عبداللہ کو گلے لگانے لگے
 تو ہاتھ میں زرہ محسوس ہوئی بولیں عبداللہ جو لوگ شہادت کے مشتاق ہوتے ہیں۔ وہ زرہ
 جوشن کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں حضرت عبداللہ نے کہا میں نے آپ کے اطمینان
 کے لیے یہی ہو فرمایا مجھے زرہ سے اطمینان نہ ہو گا دامن کمر سے باندھو اور حملہ کرو حضرت عبداللہ
 نے ایسا ہی کیا اور یہ رجز یہ شعر۔

إِنِّي إِذَا عَرِيتُ لَوْ مِ اصْبِرْ وَأَنَا عَرِيتُ لَوْ مِ الْحَرْبُ إِذَا بَعْضُهُم لِبَعْضٍ
 نَعْدٌ يَنْكُرُ وَ يَضْحَكُ هُوَ أَيْسَارُ لَيْسَ كَشَهِيدٍ هُوَ كَيْسٌ

شہادت کے بعد حجاج نے حضرت عبداللہ کی نقش جوڑ پر لکھا دی تین دن گزرنے کے بعد

حضرت اسماعیلؑ کو جب اس جانکاہ واقعہ کی خبر ہو چکی تو بہت رنجیدہ ہو گئے اور اسی غم فلامین میں شریفیہ بان پر لائیں۔

اُدھر شوہر کی وفات اور ادھر تخت جگر کو نظر عبد اللہ کی شہادت و دوڑوں واقع قیامت سے کم نہ تھے لیکن
مرحبا کہ باوجود ان سخت دافعات کے جس عزم و استقلال اور صبر شکر سے کام لیا و آپ ہی کا حصہ تھا۔
ایسی نظیر تاریخ میں بہت کم دستیاب ہو سکتی ہے خدا سب کو ایسی ممتاز خاتون کا متبع کرے
اور شاہد ائمہ میں صبر و تحمل کی توفیق دے۔

مصطفیٰ رحمة العباد

فقط مصداق احمد شیخ صدیقی قادری

مجلس ۱۹۲۲